﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 19 | جمعۃ المبارک یکم جون 2012ء | 10/رجب 1433 ہجری قمری ❁ یکم احسان 1391 ہجری شمسی | شمارہ 22

فرشتوں کی دعائیں

حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

”جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اب وہ شخص چاہے تو اس میں کمی کرے یا چاہے تو اس میں اضافہ کرے“۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الصلوۃ علی النبی حدیث نمبر897)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے مسجد بیت العطا (وُلوَرہیمپٹن۔ برطانیہ) کا مبارک افتتاح

مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اور مقبول ہو۔

مساجد بے شک چھوٹی چھوٹی ہوں لیکن یہ جماعت اور اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔

اس مسجد کا نام بیت العطا رکھا گیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے۔ قربانی کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دینے والا خدا ہی ہے اور قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ قربانی کے بعد انعام بھی ایک عطا ہے۔

اگر آپ عبادت کرنے والے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے اور اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔

(مسجد بیت العطا کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی احباب جماعت کو نصائح)

مسجد بیت العطا کی عمارت پہلے ایک چرچ تھا جسے 2010ء میں 93 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور پھر اس کو مسجد کے طور پر تیار کیا گیا۔

جماعت احمدیہ نے گزشتہ سو سالوں میں شاندار کام کیا ہے۔ اس جماعت نے عملی طور پر انسانیت کی خدمت کی ہے۔ (ممبر پارلیمنٹ)۔

مَیں جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو وُلورہیمپٹن میں خوش آمدید کہتا ہوں (بشپ آف ولورہیمپٹن)۔ جماعت احمدیہ کے افراد بہت دوستی پسند ہیں۔ اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو مَیں شہر کے ہر لیمپ پوسٹ پر Love for all Hatred for none کے الفاظ آویزاں کروا دیتا۔ (لوکل کونسلر)

(مسجد کے افتتاح پر میئر آف ولورہیمپٹن، ممبران پارلیمنٹ، بشپ آف ولورہیمپٹن اور لوکل کونسلر کی طرف سے مبارکباد اور نیک جذبات کا اظہار)

مَیں اس عام غلط فہمی کو دُور کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کو خوش کرنے کے لئے شدّت پسندی کی ضرورت ہے۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے خلاف نفرت کے خیالات کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔ سچے مسلمان کے لئے رحم اور شفقت کی صفات دکھانا ضروری ہے۔ اسی تعلیم کے مطابق ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔

(مسجد بیت العطا کے افتتاح کے موقع پر غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

رپورٹ مرتبہ: نسیم احمد باجوہ مربی سلسلہ یوکے

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے متعلق جو متعدد پیشگوئیاں فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الّا اسمہ و لا یبقی من القرآن الّا رسمہ مساجد ھم عامرۃٌ وھی خراب من الھدی علماء ھم شرّ من تحت ادیم السّماءِ مِنْ عندھم تخرج الفتنۃ و فیھم تعود

(بیھقی۔ شعب الایمان و مشکوٰۃ کتاب العلم)

کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے اور مسجدیں بھری ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اُنہیں سے فتنے نکلیں گے اور اُنہیں میں فتنے واپس لَوٹیں گے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں نام نہاد مسلمانوں کی مساجد ہدایت سے خالی ہوں گی اس لئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی مہدی مبعوث فرمائے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کی اصلاح کے لئے امام مہدی کی بھی پیشگوئی فرمائی۔ اسی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کو مبعوث فرمایا۔ لہٰذا امام مہدی کی جماعت کے عظیم الشان کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ وہ ایسی مساجد بناتا جائے جو اس ہدایت کو پھیلانے والی ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور جو پوری حفاظت کے ساتھ قرآن مجید اور سنت نبوی میں موجود ہے۔

اس ضرورت کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اب تک 16 ہزار سے زائد مساجد دنیا

کے مختلف ممالک میں بنا چکی ہے اور اس مقصد کے لئے جماعت کے مردوزن اور بچے بے مثال مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں اور یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔
مساجد سے مومنوں کو جو برکات ملتی ہیں اس کا ذکر ایک حدیث نبوی میں اس طرح آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کو معاف کرتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرنا باوجود جی نہ چاہنے کے اور كَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسْجِدِ یعنی مسجد میں کثرت سے آنا اور ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور فرمایا اس طرح تم شیطان کے مقابلہ پر سرحدوں پر گھوڑے باندھنے والے ہوگے۔ گویا شیطان کے حملے سے محفوظ ہوجاؤ گے۔ پس مساجد میں کثرت سے آنا بشرطیکہ تقویٰ ساتھ ہو تو یہ انسان کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے، بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے اور اندرونی اور بیرونی شیطان کے حملوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ ایسی مساجد بنائی جائیں جو نیکی اور تقویٰ اور محبت و اخوت کو قائم کرنے والی ہوں۔ مساجد کے آداب و برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:
''مساجد ذکر الٰہی کے لئے ہیں لیکن ذکر الٰہی ان تمام باتوں پر مشتمل ہے جو انسان کی ملّی، سیاسی، علمی اور قومی برتری اور ترقی کے لئے ہوں لیکن وہ تمام باتیں جو لڑائی دنگہ فساد یا قانون شکنی سے تعلق رکھتی ہوں خواہ ان کا نام ملّی رکھ لو یا دینی۔ ان کا مساجد میں کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح مساجد میں ذاتی امور کے متعلق باتیں کرنا بھی منع ہے کیونکہ اسلام مسجد کو بیت اللہ قرار دیتا اور اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص قرار دیتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 29-28)

مسجد بیت العطا وُلورہیمپٹن کا افتتاح

برطانیہ کا ایک اہم شہر ولورہیمپٹن ہے جہاں مورخہ 17 مارچ 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت العطا رکھا ہے۔ شام پانچ بجے حضرت امیرالمومنین مع حضرت بیگم صاحبہ و دیگر اراکین قافلہ مسجد بیت العطا میں تشریف لائے جسے احباب نے اچھی طرح سجایا ہوا تھا۔ حضور انور کے تشریف لانے پر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ ریجن، مکرم مولوی عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری اور مکرم ملک یاسین صاحب صدر جماعت احمدیہ وُلورہیمپٹن نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے نہایت محبت و احترام اور جوش و خروش سے استقبالیہ ترانے پڑھے۔ سب سے پہلے حضور انور نے مسجد بیت العطا کی یادگاری افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ جس کے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک یادگاری پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔

حضور انور کے مسجد کے محراب میں تشریف فرما ہونے کے بعد احباب جماعت کے ساتھ افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری نے پیش کیا۔ تلاوت کردہ آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم مظفر کلارک صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اپنی مختصر رپورٹ میں فرمایا کہ سب سے پہلے مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب مرحوم سابق ریجنل امیر مڈلینڈ ریجن کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جنہیں مڈلینڈ میں پانچ نئی مساجد بنانے کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور خدا کے فضل سے اپنی زندگی میں انہوں نے اس ٹارگٹ کو پورا کردیا۔ ان کے لئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ اسی طرح یہ ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے 1978ء میں برطانیہ کا دورہ فرمایا تھا اور ایک پریس کانفرنس میں اس عزم کا اظہار فرمایا تھا کہ ہم گلاسگو، ہڈرزفیلڈ اور ولورہیمپٹن میں بھی مساجد بنائیں گے۔ (بحوالہ اخبار برمنگھم پوسٹ 14 اکتوبر 1978ء)۔ الحمدللہ آج ولورہیمپٹن میں مسجد کے قیام کے ساتھ حضور رحمہ اللہ کی یہ خواہش پوری ہورہی ہے۔ ولورہیمپٹن جماعت 1999ء میں قائم ہوئی جبکہ اس جماعت کے افراد کی کُل تعداد صرف 20 تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی تعداد 42 ہوگئی ہے۔ مسجد کی عمارت پہلے ایک چرچ تھا جو 2010ء میں 93 ہزار پاؤنڈ میں خریدا گیا اور اس کے بعد اس کو مسجد کے طور پر تیار کیا گیا۔

مالی قربانی کے لحاظ سے ملک یاسین صاحب اور ان کی فیملی قابل ذکر ہیں جنہوں نے سارا خرچ برداشت کیا ہے اور اس مسجد کی تیاری کے لئے مکرم ناصر خان صاحب سیکرٹری جائیداد و نائب امیر یوکے کے ساتھ مکرم نسیم بٹ صاحب، ظہیر جتوئی صاحب، شاہد صاحب اور اُن کی ٹیم اور میاں صفدر علی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ آج ہمیں ایک اور مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ مساجد بے شک چھوٹی ہوں لیکن یہ جماعت اور

اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ مساجد کا بنانا ہی کافی نہیں۔ اب نئے سرے سے افراد جماعت کا کام شروع ہوا ہے۔ اب اس مسجد کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ ایسی عبادت جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ اور مقبول ہو۔ دو مقاصد کو کبھی نہ بھولیں۔ پہلا مقصد عبادت الٰہی ہے اور دوسرا مقصد اس علاقے میں اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ مقاصد پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خالص ہوکر عبادت کریں اور آپس میں پیار اور محبت سے رہیں۔ پھر تبلیغ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن ہمیشہ آخرت کی حسنات کا خیال رکھتا ہے اس کے بعد اس کی دنیوی کوششوں کو بھی پھل لگتا ہے اسی لئے دعا سکھائی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کہ دنیا کی حسنات کے ساتھ دین کی حسنات بھی مانگو کیونکہ وہی دائمی حسنات ہیں۔ دین کی حسنات عبادت سے حاصل ہوتی ہیں۔ مومن کی دنیا کی حسنات بھی آخرت کے لئے ہوتی ہیں۔ دنیادار صرف دنیا کے لئے دعا کرتا ہے، مومن دین اور دنیا دونوں کے لئے دعا کرتا ہے۔ اس مسجد کا نام بیت العطا رکھا گیا ہے جس میں یہ اشارہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ہی عطا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

حضور انور نے فرمایا کہ قربانی کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ دینے والا خدا ہی ہے اور جب بندہ خدا کی راہ میں قربانی کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ اور دیتا ہے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ قربانی کے بعد انعام بھی ایک عطا ہے اور قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا (سورة بنی اسرائیل:21) کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اب اس مسجد کو اسلام احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بننا چاہئے۔ اگر آپ عبادت کرنے والے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے والے اور اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی عطا کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد مستورات کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین اور بچیوں نے حضور انور کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ مسجد میں مردوں کی طرف تشریف لے آئے جہاں احباب نے حضور انور کے ساتھ یادگار تصاویر بنوائیں۔ بعدازاں حضور انور نے نماز مغرب وعشاء باجماعت پڑھائیں۔

غیراز جماعت غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ خصوصی افتتاحی تقریب

شام سات بجے مسجد بیت العطا کے ساتھ ملحق احاطہ میں ایک مارکی کے اندر غیراز جماعت مہمانوں کے ساتھ ایک فنکشن ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کرسیٔ صدارت پر تشریف فرمانے کے بعد فنکشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم کاشف وحید صاحب نے کی، ترجمہ مکرم محمد یوسف صاحب ابن ملک یاسین صاحب نے پیش کیا۔ مکرم ملک یاسین صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی ادا کئے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب ریجنل امیر مڈلینڈ نے اپنی مختصر تقریر میں مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور خاص طور پر

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر198

مکرم عباس عادل عباس محمد عفیفی صاحب (3)

گزشتہ دوقسطوں میں ہم نے مکرم عباس عادل صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کی کہانی کا کچھ حصہ پیش کیا تھا جس کے آخر پر وہ اپنے سابقہ عقائد کا ایم ٹی اے پر پیش کئے جانے والے صحیح اسلامی عقائد کے ساتھ موازنہ کر رہے تھے۔اس قسط میں ان کی زبانی اس سے آگے کی کہانی سنتے ہیں۔

نعماءِ جنت کے بارہ میں غلط عقیدہ

مکرم عباس صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مَیں نے تو اپنی ہوش کی عمر سے ہی سن رکھا تھا کہ اہل جنت کو حوریں ملیں گی اور میری بھی شدید خواہش تھی کہ جنت میں داخل ہوکر حوروں سے شادی کروں۔ ہر جمعہ کے روز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کرتا اور اس میں حوروں کا تذکرہ پڑھتا تو جنت کی ان نعمتوں کے حصول کی خواہش تازہ ہو جاتی۔لیکن جب میں نے ایم ٹی اے پر سنا کہ جنت کی نعمتیں کسی انسان نے نہیں دیکھیں اور ان کا اس طرح بیان صرف ہمارے سمجھنے کیلئے کیا گیا ہے تو شروع میں یہ تسلیم کرنا نہایت مشکل معلوم ہوتا تھا لیکن یہ مانے بنا چارہ نہ تھا کیونکہ معقول دلائل کی بنا پر یہی ثابت ہوتا تھا۔

تبصرہ

ظاہر پرستی کے جنون نے بعض ایسے عقائد کو جنم دیا ہے جو دین اسلام کے نام پر دھبہ سے کم نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ عقیدہ ہے کہ گویا جنت میں جسمانی لذتوں اور خواہشات کی مادی طور پر تکمیل ہوگی۔ پھر ان امور کو مختلف کتب اور تقاریر میں اس قدر نمایاں طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ کئی متشدد مسلمانوں کے دل میں عمل کی طرف اتنا رجحان نہیں جس قدر اس جزا کو پالینے کی خواہش ہے۔اس پر مستزاد یہ کہ بعض دہشتگرد تنظیموں نے جہاں اپنی سیاہ کاریوں کو ایسے اعمال قرار دینے کی کوشش کی ہے جن کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے وہاں ایسے خوفناک افعال کے مرتکب حضرات کو اس جنت میں دسیوں حوروں کے عطا ہونے کی بھی امیدیں کچھ اس طرح دلائی ہیں کہ ان کو پالینے کے جوش میں وہ ہر قسم کی خون کی ہولی کھیل جاتے ہیں۔ یہ دراصل نتیجہ ہے اس غلط سوچ اور غلط عقیدہ کا جس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر اس غلط فہمی کا بھی ردّ فرمایا اور قرآن وسنت کی روشنی میں نعماء جنت کی حقیقت بھی ہم پر واضح فرمائی۔

اسلامی بہشت کی حقیقت

حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’اسلامی بہشت کی یہی حقیقت ہے کہ وہ اس دنیا کے ایمان اور عمل کا ایک ظلّ ہے۔وہ کوئی نئی چیز نہیں جو باہر سے آ کر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کی بہشت انسان کے اندر ہی سے نکلتی ہے اور ہر ایک کی بہشت اسی کا ایمان اور اسی کے اعمال صالحہ ہیں جن کی اسی دنیا میں لذت شروع ہو جاتی ہے اور پوشیدہ طور پر ایمان اور اعمال کے باغ نظر آتے ہیں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد10 صفحہ 390)

جماعت کے بارہ میں تحقیق

مکرم عباس عادل صاحب بیان کرتے ہیں:

مَیں نے مولویوں کی جماعت کے بارہ میں رائے جاننے کے لئے کمپیوٹر خریدا اور مختلف ویب سائٹس پر جماعت کے خلاف مولویوں کے اقوال واعتراضات پڑھنے لگا۔میں ان کی رائے پڑھتا اور اسے جماعت کے نقطۂ نظر کے ساتھ ٹیلی کرتا ۔ جب مولویوں کی باتیں احمدی جوابات کی روشنی میں غلط ثابت ہوتیں تو بھی میں یہی سوچتا تھا کہ میں ان علماء سے زیادہ تو نہیں جانتا جنہوں نے کتاب اللہ کو بھی حفظ کیا ہوا ہے اور انہوں نے گھٹنوں تک لمبی داڑھیاں رکھی ہوئی ہیں۔ مجھے کوئی ایک مولوی بھی ایسا نہ ملا جو جماعت کے بارہ میں مثبت سوچ رکھتا ہو۔لیکن دوسری طرف احمدیوں کے ٹی وی چینل پر کی جانے والی تمام باتیں عقل کے عین مطابق اور دل کو لگتی تھیں اور ان مولویوں کی ویب سائٹس پر سوائے گالی گلوچ، بدگوئی اور تکفیر بازی کے کچھ نہ تھا۔

خدا کی قسم یہ جھوٹا نہیں ہوسکتا!

مَیں باوجود مولویوں کی ہرزہ سرائی کے ایم ٹی اے العربیہ کا ہوکر رہ گیا تھا بلکہ اس کے بارہ میں لوگوں سے باتیں کرنے لگا اور اپنے اہل خانہ اور رشتہ داروں کو مصر میں فیکس وغیرہ کے ذریعہ بتانے لگا کہ مسیح ناصری علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ پھر ایک دن میں الحوار المباشر دیکھ رہا تھا کہ اس میں وقفہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عربی قصیدہ آ گیا:

عِلْمِی مِنَ الرَّحْمَانِ ذِی الْآلَاءِ بِاللّٰہ
حُزْتُ الْفَضْلَ لَا بِدَھَاءِ

مَیں یہ قصیدہ سننے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو بھی دیکھتا جاتا تھا یہاں تک کہ ایک بے اختیاری کے عالم میں میرے منہ سے بلند آواز میں یہ کلمات نکلے کہ خدا کی قسم یہ بات کوئی جھوٹا ہرگز نہیں کہہ سکتا، یہ شخص لازمی خدا کا فرستادہ ہے۔ ایسا کلام خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی بے حرمتی کرنے والے کا نہیں ہوسکتا۔

بیعت کا فیصلہ

دوسرے روز مَیں اٹلی میں ہی مقیم اپنے بھائی کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں تو بیعت کر کے اس جماعت میں شامل ہونے لگا ہوں۔ میرے بھائی نے کہا کہ لوگ تم پر ہنسیں گے۔ نیز اس نے اسی طرح کی ڈرانے والی بعض اور باتیں کیں۔ میں نے اسے کہا کہ تم آ کر میرے ساتھ یہ چینل تو دیکھو تمہیں خود پتہ چل جائے گا۔ بہر حال اس وقت مجھے بیعت کرنے کا طریق معلوم نہ تھا۔ میں نے فون کیا تو کسی غیر عربی شخص نے فون اٹھایا اور مجھے بتایا کہ شریف صاحب تو اس وقت موجود نہیں ہیں۔اس کے بعد مکرم محمد شریف صاحب نے مجھے کال کی ۔میں نے انہیں اپنے قلبی اطمینان کے بارہ میں بتایا اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ انہوں نے خط لکھنے کے سلسلہ میں میری راہنمائی فرمائی۔اور یوں میں نے حضور انور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

رشتہ داروں کو تبلیغ اوران کی طرف سے میری تکفیر

مَیں تمام لوگوں سے وفات مسیح اور ظہور امام مہدی کے بارہ میں بات کرنا چاہتا تھا نیز انہیں دجال کے بارہ میں بتانا چاہتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ وہ میری بات کو قبول کرنے میں تردّد سے کام نہیں لیں گے لیکن حقیقت اس کے برعکس ظاہر ہوئی۔ مَیں نے فون کرکے اپنے چچا کو جب یہ بتایا تو وہ میرے مخالف ہو گئے اور آج تک میری تکفیر کرتے ہیں۔ انہوں نے میری والدہ سے کہا کہ ہمیں تو تمہارے بیٹے پر ہنسی آتی ہے کہ وہ ایک ہندی شخص پر ایمان لاکر ضائع ہوگیا ہے۔

مَیں اپنے اہل واقارب کے ساتھ فون پر رابطے میں تھا۔ سب ہی مجھ میں غیر معمولی تبدیلی کے معترف تھے۔ مَیں ان دنوں میں بہت زیادہ رویا کرتا تھا اور خدا کے حضور گڑ اگڑاتا تھا کہ جو کچھ مَیں نے دیکھا ہے وہ دوسروں کو نظر کیوں نہیں آتا۔ جب مَیں نے جماعت کا لٹریچر پڑھنا شروع کیا تو میرے لئے یہ سمجھنا بھی آسان ہوگیا کہ وہ مال اور خزائن جو امام مہدی نے آ کر بانٹنے تھے ان سے مراد علم ومعارف کے خزانے ہیں۔ ان علوم اور جماعتی کتب کے مطالعہ کی بنا پر میں عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ بحث کرنے لگا تھا اور انہیں ان کی کتاب میں پائے جانے والے تضادات نکال نکال کر دکھاتا تھا۔

جماعت احمدیہ مصر سے رابطہ

مکرم شریف عودہ صاحب نے مجھے مصری احمدی عمرو عبدالغفار کا نمبر دیا۔ ان سے رابطہ ہوا تو انہوں نے میرے اہل خانہ کو مصر میں اور مجھے اٹلی میں بعض کتب ارسال کیں۔

مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد سے بہت متاثر تھا اور میرا خیال تھا کہ میرے عربی زبان کے اساتذہ کو ان قصائد کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا لہذا مَیں اٹلی سے انہیں فون کرتا اور انہیں جماعت کے بارہ میں بتاتا رہا، لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔

بھائی کا احمدیت کی طرف میلان

مَیں اٹلی میں مقیم اپنے بھائی کو تبلیغ کیا کرتا تھا۔ ایک روز مَیں نے اسے کہا کہ آؤ کبھی میرے ساتھ مل کر اس چینل کو دیکھو۔ وہ اکثر تو انکار ہی کرتا تھا لیکن ایک دن مان گیا اور پھر اس دن اس نے جنّوں کے بارہ میں ایم ٹی اے پر بعض دلائل سنے تو کسی قدر مطمئن ہوگیا۔ پھر میں نے اسے جنّوں کے بارہ میں جماعت کی ایک کتاب دی جسے پڑھ کر وہ کہنے لگا کہ میری تسلی ہوگئی ہے کہ جنّ کوئی ایسی مخلوق نہیں جو لوگوں کے سر پر سوار ہونے کے لئے بنائی گئی ہو۔

اسی عرصہ میں جماعت کا جلسہ آنے والا تھا۔ مَیں نے اسے جلسہ پر بلایا۔ مجھے امید تو نہ تھی لیکن وہ خلاف توقع آ گیا۔ جب ہم جلسہ پر گئے اور وہاں پر دیگر عرب وغیر عرب احباب سے ملے اور آپس کی بے لوث محبت اور اخوت کو دیکھا تو وہ بہت متاثر ہوا۔ واپس آنے کے بعد میں نے اس سے جلسہ کے بارہ میں پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ مجھے ایسے لگا جیسے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوں۔ میں نے کہا پھر دیر کس بات کی ہے؟ تمہیں تو بیعت کرلینی چاہئے۔ اس نے بیعت تو نہ کی تاہم احمدیت کی تبلیغ کرنے لگا ہے۔

خلیفۂ وقت کی دعا کا کرشمہ

مجھے شریف عودہ صاحب نے کہا کہ حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھو۔ مَیں نے اٹلی میں اپنے رہنے کے کاغذات کے حصول کے علاوہ نیک اولاد کے حصول کے لئے درخواست دعا کی۔ حضور انور نے جواب میں لکھا کہ میں دعا کروں گا تا آپ کو کاغذات بھی مل جائیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اولاد سے بھی نوازے۔ نیز اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھے اس خط کے پڑھنے کے بعد کچھ ایسی سکینت ملی کہ مَیں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ میرا کیس پاس ہوجائے گا اور جلد کاغذات مل جائیں گے۔ اسی طرح اپنے وکیل سے بھی کہہ دیا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے ہی وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا کی برکت سے میری یہ مشکل حل فرمادی۔

نورانی وجود

میری بیوی کے حق میں یہ دعا اس طرح قبول ہوئی کہ اس نے جماعت کا لٹریچر پڑھنا شروع کردیا۔ مَیں نے بھی بعض امور کے سمجھنے میں اس کی مدد کی۔ ایک دن وہ ایم ٹی اے دیکھ رہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر آ گئی جسے دیکھ کر اس نے پوچھا کہ یہ کس کی تصویر ہے؟ مَیں نے وضاحت کی تو وہ کہنے لگی کہ جس تصویر کو خواب میں دیکھنے کی وجہ سے مَیں نے اسلام قبول کیا تھا وہ اسی شخص کی تصویر تھی جس کے سر پر ’اللہ‘ کا سایہ تھا اور جس کے چہرے کے علاوہ باقی سارا جسم نور کا تھا۔ یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مطمئن ہوگئی اور بیعت کرنے کے لئے تیار ہوگئی۔ لیکن چونکہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اٹلی میں ورود مسعود ہونے والا تھا اس لئے اس نے کہا کہ مَیں بالمشافہ بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ لہٰذا جب حضور تشریف لائے تو اس نے بیعت کرلی۔

اب مَیں اپنی والدہ، بھائی اور جو بھی سننے والا مجھے ملتا ہے اس کو تبلیغ کرتا ہوں۔ خدا کے فضل سے میری والدہ صاحبہ اب مطمئن ہیں گو ابھی بیعت نہیں کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو امام الزمان کی بیعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر7

متی باب4 آیات 12 تا 22

متی کے چوتھے باب میں یسوع کی نام نہاد آزمائش کے بعد ان کے منادی شروع کرنے کا بیان ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت یوحنا کی گرفتاری کے بعد منادی شروع کی۔ لکھا ہے:

''جب اس نے سنا کہ یوحنا پکڑوا دیا گیا تو گلیل کو روانہ ہوا۔ اور ناصرہ کو چھوڑ کر کفرنحوم میں جا بسا۔ جو جھیل کے کنارے زبولون اور نفتالی کی سرحد پر ہے۔ تا کہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ زبولون کا علاقہ اور نفتالی کا علاقہ دریا کی راہ یردن کے پار غیر قوموں کی گلیل۔ (یعنی) جو لوگ اندھیرے میں بیٹھے تھے انہوں نے بڑی روشنی دیکھی اور جو موت کے ملک اور سایہ میں بیٹھے تھے ان پر روشنی چمکی۔ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے''۔ (متی باب4 آیت12 تا17)

اس عبارت میں واضح طور پر بیان ہے کہ یسوع نے اپنی منادی کا کام حضرت یوحنا کی گرفتاری کے بعد شروع کیا۔ اور یہی بیان مرقس میں ہے۔ لکھا ہے:

''پھر یُوحنّا کے پکڑوائے جانے کے بعد یسوع نے گلیل میں آ کر خُدا کی خوشخبری کی منادی کی''۔

(مرقس باب1 آیت14)

اور لوقا کی انجیل کے باب چار سے بھی یہی تاثر ملتا ہے۔ **مگر متی، مرقس اور لوقا کی انجیل اور کئی باتوں کی طرح اس بات میں بھی یوحنا کی انجیل سے اختلاف رکھتی ہے۔** لکھا ہے:

''اِن باتوں کے بعد یسُوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کے مُلک میں آئے اور وہ وہاں اُن کے ساتھ رہ کر بپتسمہ دینے لگا اور یُوحنّا بھی شالیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دیتا تھا کیونکہ وہاں پانی بہت تھا اور لوگ آ کر بپتسمہ لیتے تھے۔ کیونکہ یُوحنّا اُس وقت تک قید خانہ میں نہیں ڈالا گیا تھا۔

(یوحنا باب 3 آیت22 تا24)

اس ظاہر و باہر اختلاف پر پردہ ڈالنے کے لئے تفسیر نگاروں نے یہ عذر بنایا ہے کہ متی مرقس اور لوقا میں یسوع کے گلیل میں جا کر منادی کے کام شروع کرنے کا ذکر حضرت یوحنا کی گرفتاری کے بعد کا ذکر ہے۔ جبکہ یوحنا کی انجیل میں ان کی منادی کا ذکر یوحنا کی گرفتاری سے پہلے کا یہودیہ کے صوبہ میں ہے۔ گویا گلیل جانے سے پہلے وہ یہودیہ میں کچھ عرصہ بقول یوحنا انجیل کی منادی کرتے رہے ہیں۔ یہ ایک ظاہر و باہر اختلاف کو زبردستی حل کرنے کی کوشش ہے۔

چاروں اناجیل کو ذرا غور اور دیانت داری سے پڑھا جائے تو یہ حل بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔

اس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ یوحنا کی انجیل کی رو سے حضرت یوحنا کی گرفتاری سے قبل شمعون پطرس اور اس کا بھائی اندریاس یسوع کے مرید اور شاگرد بن چکے تھے۔ یہ مضمون واضح طور پر یوحنا کی انجیل کے پہلے باب میں موجود ہے مگر شمعون اور اندریاس کے یسوع کے مرید اور شاگرد بننے کا واقعہ یسوع کے حضرت یوحنا کی گرفتاری کے بعد گلیل جا کر منادی شروع کرنے کے بعد مذکور ہے۔ لکھا ہے:

''اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔ اور اس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ اور ان سے کہا میرے پیچھے چلے آؤ تو میں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔ وہ فوراً جال چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے''۔

(متی باب4 آیت17 تا20)

یہی مضمون مرقس کے پہلے باب کی 14 تا 18 آیت میں ہے۔ دیکھئے مفسرین نے کس طرح اناجیل کے اس اختلاف کو کہ یسوع نے منادی کا کام کب شروع کیا تھا یوحنا کی قید سے پہلے یا بعد، حل کرنے کی کوشش کی ہے مگر کس طرح خود وہ اناجیل ان کی اس کوشش کی پردہ دری کر رہی ہیں۔ اس باب میں آیت 15 تا 16 میں یسوع کے گلیل جا کر کفرنحوم میں آباد ہونے کے بارہ میں پرانے عہد نامہ کی ایک پیشگوئی کو چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر متی کے انجیل نویس نے پرانے عہد نامہ کی پیشگوئی کے الفاظ جو درج کئے ہیں وہ نہ مسوراتی متن کے مطابق ہیں جو بنی اسرائیل میں پرانے عہد نامہ کے مسلمہ نسخہ کی حیثیت اختیار کر گیا تھا اور نہ ہی پرانے عہد نامہ کے یونانی ترجمہ کے مطابق ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوا تھا اور مستند حیثیت رکھنے والا ترجمہ سمجھا جاتا تھا (جو LXX کے نام سے معروف ہے)۔

دی انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں

The Quotation differs from the LXX and it may come from independent Greek version or an oral Targum .

Peaks Commentary of the Bible کے مصنفین بھی یہ اشارہ کرتے ہیں کہ متی نے یسعیاہ کا جو حوالہ درج کیا ہے وہ لفظاً پرانے عہد نامہ کے مطابق نہیں۔ لکھتے ہیں:

The quotation is adopted on the basis of Heb. text to make this meaning clear

اسی طرح پادری ڈم میلو بھی اشارہ کرتے ہیں کہ نئے عہد نامہ کا یہ اقتباس پوری طرح پرانے عہد نامہ کے مطابق نہیں۔ وہ لکھتے ہیں

The quotation is made from memory and reproduces the original somewhat freely.

✿ ......یہ بھی مدنظر رکھیں کہ یسعیاہ باب9 آیت 2-1 میں اس اقتباس کا جس کو یسوع کے گلیل جانے پر چسپاں کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کوئی بھی اشارہ یسوع یا آنے والے مسیح کی طرف نہیں ہے بلکہ گلیل کے علاقے زبولون ونفتالی کی پہلی خستہ حالت کے بعد بہتر حالت ہو جانے کا ذکر ہے۔ مسیحی مفسرین اس اقتباس کو یسوع کے گلیل جانے اور زبولون اور نفتالی کے علاقے میں منادی کرنے پر چسپاں کرنے کی کوشش میں اس اقتباس کے اگلے حصہ سے فائدہ اٹھانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں وہ عبارت یہ ہے:

''اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اور اس کا نام عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہوگا اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا۔ اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشے گا ربّ الافواج کی غیوری یہ کرے گی''۔ (یسعیاہ باب9 آیت6-7)

دیکھئے اس حصہ عبارت میں بھی یسوع کا واضح ذکر نہیں ہے۔ شاید ان الفاظ کو اس کی دلیل بنایا جائے کہ اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔

مگر مسیحی عقیدہ کے مطابق تو الوہیت میں بیٹا کہلانے والا کبھی بھی اس کا تولد نہیں ہوا وہ تو باپ کی طرح ازلی ابدی بیٹا ہے۔ نیز اس کے متعلق لکھا ہے:

''وہ داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہے گا''۔

کیا یہ بات مسلمانوں کے قبضہ فلسطین کے بعد صدیوں تک اور پھر آج یہودی حکومت قائم ہونے کے بعد یسوع کے متعلق درست قرار دی جا سکتی ہے؟

مسیحی مفسر اس کو یسوع پر چسپاں کرنے کی کوشش کے باوجود اس بارہ میں اشتباہ بھی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ Peakes Commentary on The Bible کے ایڈیٹر لکھتے ہیں۔

He will sit on David`s throne ruling his domain in justice and righteousness. There will be no end to that rule. Yahweh will see to it. This is, to be sure not a prediction of Christ in the direct sense, but of a great and good king who should come to deliver his people.

جو مسیحی مفسر اس کو یسوع پر چسپاں کرتے ہوئے ان کی اس حکومت کو چرچ کے ذریعہ تسلسل پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی خدمت میں اتنی گزارش ہے کہ رومن کیتھلک چرچ کی تاریخ کو دوبارہ پڑھ لیں جو بھیانک مظالم اور لوٹ مار کی داستانوں سے لبریز ہے۔

(باقی آئندہ)

M O T

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 19 جنوری 2012ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن کے احاطہ میں قبل نماز ظہر **مکرمہ ریحانہ شاہین صاحبہ (اہلیہ مکرم رحمت علی صاحب مرحوم آف کراچی)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 16 جنوری 2012ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف لاہور ہاؤس ربوہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے حلقہ مارٹن روڈ کراچی میں 14 سال تک صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیک، صالحہ، بےلوث خدمت کا جذبہ رکھنے والی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) **مکرمہ مصرا منصورہ صاحبہ** (اہلیہ مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش مرحوم۔ قادیان) 10 جنوری 2012ء کو مختصر علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ بھدرواہ کشمیر سے شادی ہو کر قادیان آئی تھیں۔ زمانہ درویشی بڑے صبر اور شکر کے ساتھ گزارا اور بچوں کی اچھی تربیت کی توفیق پائی۔ خاموش طبع، دعا گو، نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور بچوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستگی اور وفاداری کی تلقین کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) **مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ** (اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف لندن) 6 اکتوبر 2011ء کو بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(3) **مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ** (اہلیہ مکرم میاں محمد عاشق صاحب آف کینیڈا) 10 جنوری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ نے 1960ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ بڑی نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ آپ مکرم محمد حاذق رفیق طاہر صاحب (اسیر راہ مولیٰ ساہیوال) کی والدہ تھیں۔

(4) **مکرم محمد عامر صاحب** (ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چیمہ۔ آف فیصل آباد) آپ گردوں کے مرض میں مبتلا تھے۔ 30 اکتوبر 2011ء کو گردے واش کروانے کے لئے ہسپتال گئے اور وہاں طبیعت زیادہ بگڑنے پر 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ خوش مزاج، ہنس مکھ اور مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ چار بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

✿✿✿✿✿✿

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 30 جنوری 2012ء بروز سوموار مسجد فضل لندن کے احاطہ میں قبل نماز ظہر **مکرمہ فرزانہ ناہید صاحبہ (بنت مکرم ڈاکٹر غلام حسین صاحب۔ والسال، یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 23 جنوری 2012ء کو 56 سال کی عمر میں

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

شرائط بیعت کی دسویں شرط کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقِ محبت واخوت کو اس معیار تک پہنچانا لازمی ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے حضور علیہ السلام سے غیر معمولی محبت اور اخوت کے تعلق کی نہایت خوبصورت اور روشن مثالوں کا روح پرور تذکرہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان اور مکرمہ نذر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سیف خان صاحب انڈیا کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 11 رمئی 2012ء بمطابق 11 رہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت کی دسویں شرط میں اپنے سے تعلق اور محبت اور اخوت کو اُس معیار تک پہنچانا لازمی قرار دیا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی رشتے میں نہ ملتی ہو۔ یہ مقام آپ کی بیعت میں آنے کے بعد آپ کو دینا کیوں ضروری ہے؟ اس لئے کہ آپ ہی اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ عاشقِ صادق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایمان کو ثریا سے زمین پر لے کے آئے۔ اسلامی تعلیم میں داخل ہونے والی بدعات کو دور فرما کر اسلام کی خالص اور چمکتی ہوئی تعلیم کو پھر سے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام اور مرتبے کی پہچان ہمیں کروائی اور بندے کو خدا تعالیٰ سے ملایا۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ:

”میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پاسکتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65-64)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور عشق میں فنا ہونا آپ کا خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا اور پہنچانے کا باعث بنا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کو بھی اپنے تک پہنچنے کے ذریعہ میں شامل فرما کر آپ علیہ السلام سے تعلق اور محبت کو اور اخوت کے رشتے کو ضروری قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بھی محبت کے وہ نظارے دکھائے جس نے آخرین کو اولین سے ملا دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اُس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اُس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اُس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اُس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اُس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65)

پس یہ مقام اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا۔ اِس وقت میں آپ علیہ السلام سے سچی محبت کرنے والوں کے، آپ سے عشق کا تعلق رکھنے والوں کے کچھ واقعات پیش کروں گا۔

حضرت اللہ یار صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور کے ساتھ میری ملاقات بہت دفعہ ہمیشہ ہوتی رہی اور مجھے شوق تھا کہ حضور کو ہاتھوں سے دبایا کرتا تھا۔ الہام اور حضور کا کلام پاک سنا کرتا تھا (یعنی مجالس میں بیٹھ کے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض الہامات وغیرہ کا ذکر فرماتے تھے تو اُن کو سنا کرتا تھا)۔ اسی شوق میں مَیں قادیان ہجرت کر کے آیا (کہ ہمیشہ یہ باتیں سنتا رہوں) تو یہاں آ کر لکڑی وغیرہ کا کام شروع کیا (carpentary کا)۔ میرے پاس کافی روپیہ تھا جو کہ خرچ ہو گیا اور جو لے کے آیا تھا وہ بھی خرچ ہو گیا اور پاس کچھ نہ رہا۔ پھر کہتے ہیں میں نے ایک دن حلوہ بنا کر بیچنا شروع کیا اور حضور کے بیت الدعا کے نیچے پکارا کہ تازہ حلوہ۔ حضرت امّ المؤمنین نے میری آوازوں کو سن لیا اور جانتی بھی تھیں۔ تو کہتی ہیں یہ ٹھیکیدار نے کیا کام شروع کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ”پروانے شمع پر گرتے ہیں اور کیا کریں؟“ یہ اسی کام کے لئے یہاں آیا ہے۔ کچھ نہ کچھ تو انہوں نے گزارے کے لئے کرنا ہے۔ تو حضرت امّ المؤمنین نے فرمایا کہ ٹھیکیدار ہے۔ (شاید ان کے زمانے میں ٹھیکیداروں کے پاس گدھے تھے۔ جن سے سامان ادھر اُدھر لے جایا جاتا تھا کہ) گدھے لے کر باہر کیوں نہیں چلا جاتا؟ حضور نے فرمایا کہ وہ گدھے والا نہیں ہے۔ تو حضرت امّاں جان نے فرمایا کہ کسی کی نوکری کر لے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اتنا پڑھا لکھا بھی نہیں ہے۔ خیر یہ گفتگو ہوتی رہی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ لکڑی کا کام ہی جانتا ہے وہی کر سکتا ہے۔ اُس میں خدا برکت دے۔ کہتے ہیں: مَیں نیچے یہ ساری باتیں سُن رہا تھا۔ اس کے بعد حضور نے مجھے بلایا کہ آپ کے پاس کچھ لکڑی ہے؟ تو مَیں نے عرض کی بیری کی ہے۔ پیپل کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مہمان خانے کے لئے چارپائیوں کے پائے چاہئیں۔ کیا پائے بن جاویں گے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ اُسی وقت ایک مختار جو حضور کا تھا، اُس نے کہا کہ پیپل کے پائے زیادہ دیر نہیں چلتے۔ حضور نے فرمایا کہ جس کے لئے بنوانے ہیں وہ خود پیپل پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے بیکار پیدا نہیں کیا اور مجھے بیس جوڑی کا حکم دیا۔ (یعنی کسی کارکن نے کہا کہ نہ بنوائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ جو ہے بنا دو۔ یعنی دونوں طرف سے یہ تعلق قائم تھا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 53-52 روایت حضرت اللہ یار صاحبؓ)

پھر حضرت ملک خان صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں 1902ء میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قادیان دارالامان میں آیا۔ یہ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ جب ہم آئے، اُسی دن بیعت کی یا دوسرے دن۔ ہاں یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد ہم بیعت کے لئے پیش ہوئے۔ حضرت شہید مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے اور پھر دوسرے نمبر پر خاکسار نے ہاتھ رکھے۔ بیعت کرنے کے بعد اس خاکسار نے غالباً دو تین یوم قادیان دارالامان میں گزارے ہوں گے کہ شہید مرحوم نے مجھے فرمایا کہ مَیں نے رؤیا دیکھی ہے کہ آپ کو خوست کے حاکم تکلیف دیں گے۔ اس لئے تم فوراً واپس چلے جاؤ۔ چنانچہ میں دو تین یوم بعد واپس چلا گیا۔ میرے ساتھ ایک مُلّا سپین گل صاحب بھی واپس چلے گئے۔ شہید مرحوم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے (حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کا یہ واقعہ ہے جو آپ سے عشق کا یہ بیان فرما رہے ہیں کہتے ہیں کہ فرمایا کرتے تھے) مَیں نے اپنے سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔ یہ محض خداوند تعالیٰ کا فضل ہے۔ یعنی صاحبزادہ صاحب اپنے آپ کو فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے سے بڑا اس وقت تک کوئی عالم نہیں دیکھا ورنہ میں اُس کے پاؤں چومتا۔ چنانچہ کہتے ہیں جب یہاں آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تو کہتے ہیں۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے شہید مرحوم کو دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں مبارک چومے۔ اس طرح جو فرمایا تھا اُس کی تصدیق فرمائی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 82 روایت حضرت ملک خان صاحبؓ)

حضرت مولوی سکندر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن قادیان میں آ کر رہنے سے پہلے بندہ یہاں آیا ہوا تھا۔ (یہ مستقل رہائش سے پہلے ایک دن یہاں آئے تھے) صبح سیر کے لئے حضرت اقدس تشریف لے گئے تو بندہ بھی ساتھ ہولیا۔ کہتے ہیں بھینی بھانگر کے مقابلے پر بسراواں والے راستے جا رہے تھے کہ راستے میں جناب نے فرمایا کہ جو لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑ نہیں سکتے، جن کے چھوڑنے سے کوئی ناراض نہیں ہوتا، جیسے حقہ نوشی، افیم، بھنگ، چرس وغیرہ تو ایسا آدمی بڑی باتوں کو کس طرح چھوڑ سکے گا جس کے چھوڑنے سے ماں باپ، بھائی برادر، دوست، آشنا ناراض ہوں۔ جیسے مذہب کی تبدیلی۔ (یعنی احمدیت قبول کرنا کس طرح برداشت کریں گے۔ اس کے بعد تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں) اگر ان چھوٹی تکلیفوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو بڑی تکلیفیں کس طرح برداشت کرو گے؟ کہتے ہیں کہ بندہ اُس وقت حُقّہ پیا کرتا تھا۔ اسی جگہ سنتے ہی قسم کھالی کہ حُقّہ نہیں پیوں گا تو اس طرح حقہ چھوٹ گیا۔ پہلے مَیں زور لگا چکا تھا اور نہیں چھوٹا تھا۔ (تو یہ وہ تعلق اور محبت تھی جس نے مجبور کیا کہ اس برائی سے جان چھٹ گئی)۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد1 صفحہ 19-18 روایت مولوی سکندر علی صاحبؓ)

حضرت شکر الٰہی صاحب احمدی بیان کرتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ابھی بچہ تھا، عمر تقریباً بارہ یا تیرہ سال کی ہوگی۔ دین سے بالکل بے بہرہ تھا۔ غالباً پرائمری کی کسی جماعت میں گورداسپور ہائی سکول میں تعلیم پایا کرتا تھا۔ اُس وقت مولوی عبدالکریم مخالف پارٹی کا مقدمہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کے ساتھ ہائی سکول کے شمال کی جانب بالکل متصل تالاب تحصیل والے کے رونق افروز ہوا کرتے تھے اور خاکسار مدرسہ چھوڑ کر آپ کی رہائش کے پاس کھڑا رہتا تھا اور آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا رہتا تھا۔ ایک آپ کے عاشقِ صادق کا نام بچہ ہونے کے باعث مَیں نہیں جانتا، لیکن یہ کہتے ہیں اس بات پہ مجھے حیرت تھی کہ ایسے ایک عاشقِ صادق تھے آپ کے کہ اُن کے دائیں ہاتھ میں بڑا پنکھا پکڑا ہوا ہوتا تھا اور بڑے زور سے ہلاتے رہتے تھے۔ (دیر تک کھڑا رہتا، اُن کو دیکھتا رہتا اور پنکھا اسی ہاتھ میں رہتا اور وہ چلاتے رہتے۔ حیران ہوتا کہ ہاتھ تھکتے نہیں ہیں)۔ ہلاتے بھی آہستہ نہ تھے بلکہ بڑے زور سے جیسے بجلی کے کرنٹ زور سے ہلاتی ہے۔ کیونکہ موسم گرمیوں کا تھا۔ دوبارہ سہ بار آتا اور اُسی صاحب کو دیکھتا رہتا کہ کیا جادو ہے۔ پنکھا بڑا ہے اور سارا دن ایک ہی ہاتھ سے ہلا رہے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ وہ سچے عاشق تھے۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد3 صفحہ 113 روایت شکر الٰہی صاحب)

حضرت مدد خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں۔ اُن دنوں مَیں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا۔ (یہ فوج میں جونیئر کمیشن افسر کا ایک رینک ہوتا تھا) تو میری اس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کرسکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں۔ کیونکہ میری پہلے بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی۔ کہتے ہیں یہ بیعت جو تھی وہ ڈاک کے ذریعے ہوئی تھی۔ نیز میرا اُن دنوں قادیان میں آنے کا پہلا موقع تھا اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقع پر حضور کا دیدار کیا جائے۔ اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا شاید موقع ملے یا نہ ملے۔ لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان ہی چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور بعدہٗ وہاں سے واپس آ کر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں۔ مَیں قادیان کو جان کر یہاں آیا لیکن جونہی یہاں آ کر مَیں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی مَیں آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں۔ یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا۔ میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہو گیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار روپیہ بھی ہو گئی تو کیا ہوگا؟ لیکن تیرے باہر چلے جانے پر پھر تجھ کو یہ نورانی اور مبارک چہرہ ہرگز نظر نہ آئے گا۔ مَیں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کر دیا اور یہی خیال کیا کہ اگر آج یا کل تیری موت آ جائے تو حضور ضرور ہی تیرا جنازہ پڑھائیں گے جن سے تیرا بیڑا پار ہو جائے گا۔ اور اللہ بھی راضی ہو جائے گا۔ اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا۔ میرا یہاں پر ہر روز کا یہی معمول ہو گیا کہ ہر روز ایک لفافہ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں آپ کے در پر جا کر کسی کے ہاتھ بھجوا دیا کرتا مگر دل میں یہی خطرہ رہتا کہ کہیں حضور میرے اس عمل سے ناراض نہ ہو جائیں اور اپنے دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ہر وقت ہی تنگ کرتا رہتا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔ وہ اس لئے کہ ایک روز حضور نے مجھے تحریراً جواب میں فرمایا کہ آپ نے بہت ہی اچھا رویہ اختیار کر لیا ہے کہ مجھے یاد کراتے رہتے ہو جس پر میں بھی آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ انشاء اللہ پھر بھی کرتا رہوں گا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد4 صفحہ 96-95 روایت مدد خان صاحب)

حضرت محمد اسماعیل صاحبؓ ولد مولوی جمال الدین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ مَیں قریباً بیس سال کا تھا کہ گورداسپور میں کرم دین جہلمی ...... کے مقدمے کا حکم سنایا جانا تھا۔ میں ایک دن پہلے اپنے گاؤں سے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں پر ایک کوٹھی میں حضور علیہ السلام بھی اترے ہوئے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ادھر کے ایک کمرے میں بیٹھے تھے اور وہاں پر میرے والد صاحب میاں جمال الدین صاحب، میاں امام الدین صاحب سیکھوانی اور چوہدری عبدالعزیز صاحب بھی موجود تھے۔ مَیں نے جا کر حضور کو پنکھا جھلنا شروع کر دیا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور میرے والد میاں جمال الدین صاحب کی طرف اشارہ کر کے مسکرا کر فرمایا کہ میاں اسماعیل نے بھی آ کر ثواب میں سے حصہ لے لیا۔ حضور کا معمولی اور ادنیٰ خدمت سے خوش ہو جانا اب بھی مجھے یاد آتا ہے تو طبیعت میں سرور پیدا ہوتا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد4 صفحہ 150 روایت محمد اسماعیل صاحب)

حضرت شیخ اصغر علی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ عام طور پر حضرت اقدس علیہ السلام سے جب باہر سے آئے ہوئے دوست واپسی کی اجازت طلب کرتے تو بار بار آپ اُن کو جلدی جلدی آتے رہنے کی تاکید فرماتے اور بعض وقت فرمایا کرتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔ ایسے اصحاب کو جن کے متعلق حضور انور کو خیال ہوتا کہ وہ ابھی اور ٹھہرنے کی گنجائش رکھتے ہیں۔ (ہر ایک کو نہیں کہتے تھے، جن کے بارہ میں خیال تھا کہ یہ ٹھہر سکتے ہیں اُن کو فرماتے تھے کہ ابھی اور ٹھہرو۔) گویا دوستوں کو حضور انور سے جدا ہونا بہت شاق گزرتا تھا۔ ہر ایک دوست کو رخصت ہونے سے پہلے مصافحہ کرنے کی تاکید ہوتی تھی اور سب دوست مصافحہ کر کے اور اجازت حاصل کر کے واپس ہوا کرتے تھے۔ خواہ کتنی بھی دیر ہو جائے۔ مصافحہ کر کے اجازت حاصل کئے بغیر جانا جہاں تک مجھ کو علم ہے کبھی کسی کا نہیں ہوتا تھا۔ بعض دوستوں کے ساتھ ایسا واقعہ بھی ہوا کہ مصافحہ کی باری بہت دیر سے آئی اور جب روانہ ہوئے تو اُنہیں امید نہ تھی کہ وہ اسٹیشن پر گاڑی کے وقت پہنچ سکیں گے لیکن الٰہی تصرف سے حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا کہ گاڑی دیر سے بٹالہ پہنچی اور گاڑی پر چڑھ گئے۔ پھر اپنا واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ خود میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ ہم دیر سے چلے اور اس روز یکّہ بھی نہ ملا۔ ہم چند بھائی تھے سب پیدل روانہ ہوئے۔ شاید ان دنوں چھ بجے کے قریب گاڑی بٹالہ آیا کرتی تھی اس پر سوار ہونے کا خیال تھا مگر بہت کم وقت معلوم ہوتا تھا۔ دعائیں بھی کرتے رہے اور خوب تیز رفتار چلے حتّٰی کہ کچھ راستہ دوڑتے بھی کاٹا۔ اللہ تعالیٰ نے خوب ہمت دی اور جب ہم تحصیل کے قریب والے حصہ میں پہنچے اور پتہ کیا تو پتہ لگا کہ گاڑی ابھی نہیں آئی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب آئی تو ہم آرام سے سوار ہوئے۔ یہ محض حضرت اقدس کی توجہ کی برکت تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد4 صفحہ 171، 172 روایت شیخ اصغر علی صاحب)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ فرماتے ہیں: خاکسار کی عادت تھی کہ جب کبھی بھی خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا یا حضور کا لیکچر سنتا تو خاکسار کاپی پینسل اپنے پاس رکھتا اور جب دیکھتا کہ حضور نے کوئی بات فرمائی ہے جو خاکسار کے نزدیک قابل عمل اور زندگی کے لئے مفید اور ضروری ہے تو خاکسار فوراً اُس کو اُس میں درج کر لیتا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 71 روایت حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ)

حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب فرماتے ہیں کہ: غالباً 1901ء یا 1902ء میں ایک نواب صاحب مع اپنے خادمان کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں قادیان آئے۔ ایک دن جبکہ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں حاضر تھا، نواب صاحب کے دو اہلکار ایک سکھ اور ایک مسلمان آئے اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقے میں وائسرائے آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات سے واقف ہیں۔ نواب صاحب کا منشاء ہے کہ چند روز کے لئے حضورؓ ان کے ہمراہ چلیں (یعنی خلیفہ اوّل کو کہا)۔ انہوں نے (حضرت مولانا نورالدین صاحب حضرت خلیفہ اوّلؓ نے) فرمایا کہ مَیں اپنی جان کا آپ مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اُس سے پوچھو۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں مسجد مبارک میں ان ملازمین نے حضرت نبی اللہؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں ڈالیں انکار نہیں کریں گے۔ پانی میں ڈبوئیں تو انکار نہیں کریں گے۔ لیکن اُن کے وجود سے یہاں ہزاروں انسانوں کو فیض پہنچتا ہے۔ ایک دنیادار کی خاطر ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اتنے فیضان بند کر دیں۔ اگر ان کو (یعنی جو نواب صاحب تھے) زندگی کی ضرورت ہے تو یہاں رہ کر علاج کرائیں'' اور یہ نہیں ہے کہ وائسرائے صاحب آ رہے ہیں تو ان کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ یہاں غریبوں کا فائدہ ہو رہا ہے اس لئے اولیت غرباء کی ہے۔ (آگے یہ حضرت خلیفہ اوّل کا اس پر جو ردّ عمل، اظہار تھا وہ روایت کرتے ہیں۔ ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اظہار تھا کہ پانی میں ڈالوں، آگ میں ڈالوں تو کود جائیں گے۔ خلیفہ اوّل کے اظہار کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں کہ) اُسی دن بعدہٗ صلوٰۃ عصر حضرت خلیفہ اولؓ درس قرآن کے وقت فرمانے لگے (نمازِ عصر کے بعد جو درسِ قرآن تھا اُس میں فرمانے لگے) کہ آج مجھے اس قدر خوشی ہے کہ مجھ سے بولا تک نہیں جاتا۔ ایک میرا آقا ہے۔ مجھے ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ وہ میری نسبت ایسا خیال رکھتا ہے کہ اگر میں نورالدین کو آگ میں ڈالوں تو انکار نہیں کرے گا۔ پانی میں ڈبوؤں تو انکار نہیں کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 398-397 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر)

حضرت ماسٹر ودھاوے خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ماسٹر اللہ دتہ صاحب ریٹائرڈ سکول ماسٹر حال قادیان محلّہ دارالرحمت نے جبکہ وہ گوجرانوالہ میں قلعہ دیدار سنگھ (سکول) میں نائب مدرس تھے، مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ قادیان میں مَیں گیا ہوا تھا تو مسجد مبارک میں حضور علیہ السلام احباب میں تشریف فرما تھے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی وہاں پر موجود تھے۔ حضور نے اُن کی طرف (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت حکیم مولانا نورالدین کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص میرا سچا عاشق ہے۔ اس کے بعد جب مسجد سے باہر آئے تو مولوی صاحب نے چوک میں وعظ کے رنگ میں بیان کیا کہ جس شخص کو اُس کا معشوق یہ کہہ دے کہ میرا یہ عاشق ہے اس کو اور کیا چاہئے؟۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 26۔ روایت حضرت ماسٹر ودھاوے خاں صاحبؓ)

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ ولد عمر بخش صاحب فرماتے ہیں: ایک دفعہ یہاں (قادیان) آیا ہوا تھا۔ تعطیلات کے دو تین دن باقی تھے۔ میں حضور سے اجازت لے کر روانہ ہو کر جب خاکروبوں کے محلے کے باہر بٹالہ کے راستے پر چلا گیا تو آگے جانے کو دل نہ چاہا۔ وہیں کھیت میں بیٹھ گیا اور چلّا چلّا کر زار وزار رویا اور واپس آ گیا۔ (جانے کو دل نہیں کر رہا تھا، ایک بے چینی تھی اور بہر حال بیٹھ کر رو کے وہیں سے واپس آ گیا) موسمی تعطیلات ختم کر کے پھر گیا۔ یہ حضور کی محبت کا اثر تھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 146-147 روایت حضرت ماسٹر مولا بخش صاحبؓ)

حضرت مولوی محبّ الرحمٰن صاحب بیان فرماتے ہیں کہ: مَیں حضرت والد صاحب کے ہمراہ ننانوے (1899ء میں) قادیان گیا۔ بٹالہ سے یکّے پر سوار ہو کر ہم قادیان پہنچے، جس وقت یکّہ مہمان خانے کے دروازے پر پہنچا تو والد صاحب یکّہ پر سے کود کر بھاگتے ہوئے چلے گئے۔ یکّے والے نے اسباب باہر نکالا (سامان نکالا) اور مَیں وہاں حیران کھڑا تھا کہ والد صاحب خلافِ عادت اس طرح کود کر بھاگ گئے ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ تھوڑے عرصے میں حافظ حامد علی صاحب باہر آئے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ اسباب میاں حبیب الرحمٰن صاحب کا ہے؟ مجھ سے ہاں میں جواب سن کر وہ اسباب مہمان خانے میں لے گئے اور مَیں بھی ساتھ چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد والد صاحب واپس تشریف لے آئے۔ اگلے روز صبح کو بعد نماز فجر والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان پر لے گئے۔ کمرے کے دروازے پر پہنچنے پر حضرت صاحب نے دروازہ خود کھولا۔ ہم اندر کمرے میں داخل ہوئے جو بیت الفکر کے ساتھ والا کمرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تخت پوش پر جس کے سامنے ایک میز رکھی تھی اور اس پر بہت ساری کتابیں تھیں، وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ہم دونوں ایک چارپائی پر بیٹھ گئے جو قریب میں ہی تھی۔ والد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بہت دیر تک باتیں کیں۔ اس کے بعد والد صاحب نے عرض کیا کہ میں محبّ الرحمٰن کو بیعت کے لئے لایا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس کی تو بیعت ہی ہے۔ (یعنی باپ نے کر لی تو اُس کے ساتھ ہی بچے بھی شامل ہو گئے، اس لئے بیعت تو پہلے ہی ہے) والد صاحب نے عرض کیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ بیعت کر لے تو دعاؤں میں شامل ہو جائے گا۔ فرمایا اچھا آج شام کو بیعت لے لیں گے۔ چنانچہ اُس دن شام کو بعد نماز مغرب خاکسار نے اور بھی بہت دوستوں کے ساتھ بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد پھر ایک نیا احساس پیدا ہوا ہے۔ کہتے ہیں اُس وقت مَیں سمجھا کہ والد اُس روز جس دن ہم پہنچے تھے، یکّے سے والہانہ طریق پر اتر کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے ہی گئے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ یہ عشق و محبت تھا جس نے انہیں بے چین کیا اور اترتے ہی سیدھے حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ والد صاحب کا معمول تھا کہ قادیان پہنچتے ہی پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور روزمرہ صبح کے وقت بھی علیحدگی میں حاضر خدمت ہوتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 85-84 روایت مولوی محبّ الرحمٰن صاحبؓ)

حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ میرے لڑکے عبدالمجید نے جس کی عمر اس وقت قریباً چار برس کی تھی۔ اس بات پر اصرار کیا کہ میں نے حضرت صاحب کو چمٹ کر یعنی ''جپھی'' ڈال کر ملنا ہے۔ اُس نے مغرب کے وقت سے لے کر صبح تک یہ ضد جاری رکھی اور ہمیں رات کو بہت تنگ کیا۔ صبح اُٹھ کر پہلی گاڑی میں اُسے لے کر بٹالہ پہنچا اور وہاں سے ٹانگے پر ہم قادیان گئے اور جاتے ہی حضرت صاحب کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ عبدالمجید آپ کو ملنا چاہتا ہے۔ گلے ملنا چاہتا ہے یا ''جپھی'' ڈالنا چاہتا ہے۔ (چھوٹا سا بچہ ہی تھا۔ چار سال عمر تھی) حضورؑ اس موقع پر باہر تشریف لائے اور عبدالمجید آپ کی ٹانگوں کو چمٹ گیا اور اس طرح اُس نے ملاقات کی اور پھر وہ چار سال کا بچہ کہنے لگا کہ ''ہن ٹھنڈ پے گئی اے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 12 روایت حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالغفار صاحب جرّاحؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب سیڑھیوں سے تشریف لائے اور احمدیہ چوک میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ حضور نے اپنی سوٹی کمر کے ساتھ لگا کر اُس پر ٹیک لگائی۔ مَیں اُس وقت حضرت خلیفہ اول کے شفاخانے پر کھڑا تھا۔ مَیں نے حضور کو دیکھ کر اپنے والد صاحب کو کہا کہ بابا! حضرت صاحب آ گئے۔ والد صاحب نے کہا: اونچے مت بولو۔ لوگ آواز سن کر دوڑ آئیں گے اور جمگھٹا ہو جائے گا اور ہمیں حضور کی باتیں سننے کا لطف نہیں آئے گا۔ (یہ بھی عشق و محبت کی باتیں ہیں کہ ہمارے درمیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان اور لوگ حائل نہ ہو جائیں یا زیادہ لوگ نہ آ جائیں، یا اتنے لوگ پہلے ہی اکٹھے ہو جائیں کہ ہم اُن تک پہنچ نہ سکیں)۔ چنانچہ کہتے ہیں وہ اٹھے۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب نے میرے والد صاحب کو کہا کہ میاں غلام رسول! کوئی امرتسر کی باتیں بتائیے۔ والد صاحب نے کہا کہ حضور! لوگ درمیان میں اور باتیں شروع کر دیتے ہیں۔ (جب مَیں غریب آدمی بولنا شروع کروں گا تو اَور لوگ آ جائیں گے۔ دوسری باتیں شروع کر دیں گے۔ میری باتیں بیچ میں رہ جائیں گی) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آج تمہاری ہی بات ہوگی اور کسی کی نہیں ہوگی۔ حضور اُس دن جس طرف محلّہ دارالانوار ہے، سیر کے لئے تشریف لے گئے، جہاں اب حضرت صاحب کی کوٹھی بھی ہے۔ جب وہاں پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب کے سسر خلیفہ رجب الدین صاحب نے کشمیری زبان میں کہا کہ اب خاموش ہو جاؤ۔ ہم نے بھی باتیں کرنی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آج میاں غلام رسول کی بات ہوگی اور کسی کی نہیں ہوگی۔ اُن کو بھی چپ کرا دیا اور باتیں مُلّانوں کے متعلق ہوتی رہی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ والد صاحب نے سنایا کہ میں حضور کے ساتھ امرتسر کے ایک مُلّاں کی بات کر رہا تھا کہ اُس نے مجھے کہا کہ تم مرزا صاحب کو چھوڑ دو۔ ہم تمہیں بہت سا روپیہ جمع کر دیں گے۔ مگر مَیں نے کہا (سوچ ہے ناں، انہوں نے جواب دیا) کہ فلاں سوداگر نے ایک عورت رکھی ہوئی ہے مگر وہ اُس عورت کو نہیں چھوڑ سکتا تو مَیں خدا کے نبی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 40-39۔ روایت حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراحؓ)

(یعنی دنیادار اپنے دنیاوی عشق کی خاطر دنیا بھی برباد کر رہا ہے اور آخرت بھی برباد کر رہا ہے۔ بدنامی بھی ہو رہی ہے تو مَیں تو خدا کی محبت کی خاطر خدا کے نبی کے تعلق اور عشق میں گرفتار ہوں، اس کو کس

طرح چھوڑ دوں۔ اسی سے تو میری دنیا بھی سنورنی ہے اور میری آخرت بھی سنورنی ہے)۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: ایک میرے بھائی مہر علی صاحب آٹھویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ وہ بیمار ہو گئے۔ چھ ماہ تک دست آتے رہے۔ ہم علاج کرتے رہے۔ جب کوئی افاقہ نہ ہوا اور ہم بالکل ناامید ہو گئے تو اُس کو قادیان لے آئے۔ حضرت صاحب کو الہام ہو چکا تھا کہ مَیں اس جگہ ایک پیارے بچے کا جنازہ پڑھوں گا اور حضور اس الہام کو اپنے بچوں میں سے ہی کسی ایک کے متعلق سمجھا کرتے تھے۔ مگر مہر علی کو یہاں لایا گیا تو حضور نے اُس کا مہینہ ڈیڑھ مہینہ علاج کیا۔ کچھ ٹھیک ہو گیا مگر حضور کو الہام ہوا کہ یہ بچہ بچ نہیں سکے گا۔ اس پر آپ نے حافظ حامد علی کو کہا کہ اس بچے کو یعنی اپنے بھائی کو گھر لے جاؤ۔ یہ بچ نہیں سکے گا۔ اور اگر یہاں فوت ہوا تو تمہارے رشتہ داروں کو یہاں آنے کی تکلیف ہو گی۔ ہم نے ڈولی تیار کروائی۔ اُسے ڈولی میں بٹھایا اور بازار تک لے گئے۔ مگر اُس نے کہا کہ مَیں ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ بارہ تیرہ سال کا بچہ تھا۔ اُس بچے نے کہا کہ مرنا ہے تو یہیں مرنا ہے۔ مَیں تو مرزا صاحب کی خدمت میں ہی رہوں گا۔ اور اگر تم نے واپس نہ کیا تو میں چھلانگ لگا دوں گا جو مجھے اُٹھا کے لے جا رہے ہو۔ چنانچہ ہم اُسے واپس لائے اور حضرت صاحب کو اطلاع بھجوائی۔ فرمایا اچھا رہنے دو۔ یہ یہاں ہی فوت ہو گا۔ مگر یہ خیال رکھنا کہ چلتا پھرتا مرے گا۔ یہ نہ سمجھنا کہ بیمار ہو گا، لیٹا ہوا۔ اچانک وفات ہو جانی ہے۔ لیٹا ہوا نہیں مرے گا۔ جس دن اُس نے مرنا تھا۔ بازار چلا گیا اور دودھ پیا اور شام کے قریب گھر آیا۔ ماں کو کہنے لگا کہ ماں اب دیا گُل ہو چلا ہے۔ والدہ سمجھی کہتا ہے شام ہو گئی ہے۔ دیا جلاؤ۔ مگر اُس نے کہا کہ میرا مطلب یہ نہیں، یہ مطلب ہے۔ اُس کو بھی خبر پہنچ گئی تھی۔ والدہ نے اُسے کھڑے کھڑے چھاتی سے لگایا۔ مگر اُسی حالت میں اُس کی جان نکل گئی۔ حضرت صاحب نے جنازہ پڑھایا اور یہیں تدفین کی۔ کہتے ہیں جنازہ اس قدر لمبا پڑھایا کہ ہم لوگ تھک گئے۔ لوگ رو رہے تھے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 67-66۔ روایت حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحبؓ)

حضرت میاں عبدالرزاق صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ مَیں بڑی خواہش سے (وہ) مقدمہ سننے کے لئے (جو جہلم کا مشہور مقدمہ ہے) حضور کی تشریف آوری سے ایک دن پہلے جہلم پہنچ گیا۔ گاڑی کے آنے سے دو گھنٹے پیشتر سٹیشن پر پہنچ گیا تھا۔ میں نے سٹیشن پر نظارہ دیکھا ہے کہ دس دس فٹ پر پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ لوگوں دیواروں پر چڑھنے کی کوشش کرتے تھے مگر پولیس اندر نہیں جانے دیتی تھی۔ گاڑی آنے کے وقت اس قدر ہجوم ہو گیا کہ آخر پولیس کامیاب نہ ہو سکی۔ تمام خلقت دیواریں پھاند کر اندر چلی گئی۔ جب حضرت صاحب گاڑی سے اترنے لگے تو ایک گلی باہر تک پولیس کی مدد سے احمدی دوستوں نے بنا دی۔ اس گلی میں سب سے پہلے چوہدری مولا بخش صاحب جو سیالکوٹ کے مشہور احمدی تھے گزرے اور گاڑی تک گئے۔ اُن کے بعد حضرت صاحب تشریف لے گئے اور ساتھ ہی مولوی عبداللطیف صاحب شہید کابل والے اور مولوی محمد احسن صاحب بھی تھے اور بند گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی کا چلنا ہجوم کے سبب سے بہت ہی مشکل ہو گیا۔ اُس وقت غلام حیدر تحصیلدار نے بہت ہی محبت کے ساتھ انتظام شروع کیا۔ ایک تو پولیس کو انتظام کرنے کے لئے زور دیا اور دوسرے خلقت کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ وہ ہنٹر ہاتھ میں لے کر جلال کے ساتھ چکر لگا رہا تھا۔ ہمارا دل تو اس وقت غمگین تھا کہ خدا کرے حضور خیریت سے کوٹھی پر پہنچ جائیں۔ اُس وقت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی جو گاڑی کے آگے آگے ایک بیگ بغل میں دبائے ہوئے چل رہے تھے کسی وقت جوش میں آ کر یہ بھی کہہ دیتے تھے۔ (کہتے ہیں مجھے واقعہ یاد ہے) کہ ''کیڑی کے گھر نارائن آیا'' حتیٰ کہ حضرت صاحب کوٹھی پر پہنچ گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 159-158۔ روایت میاں عبدالرزاق صاحبؓ)

حضرت میاں وزیر محمد خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ: مَیں جس روز آیا، ایک اور شخص بھی میرے ساتھ تھا جو یہاں آ کر بیمار ہو گیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہو گیا۔ پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آ کر دو روٹی ایک رات میں کھا لیتا تھا۔ واپس امرتسر گیا۔ پھر وہی حالت ہو گئی۔ پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو مسجد مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرے میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے۔ جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہو گئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہو گیا۔ جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی۔ اُس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی۔ اُس کے بعد میں بہت سخت رویا۔ (یعنی ایک نظر سے دیکھا، توجہ سے دیکھا، اُس کا ایسا اثر ہوا کہ مَیں بہت سخت رویا، نماز میں بھی اور نماز سے پہلے بھی۔) کہتے ہیں کہ صوفیاء کے مذہب میں یہ غسل کہلاتا ہے۔ عصر کے وقت جب حضور سے پھر ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا حضور! اب اچھا ہو گیا ہوں۔ پہلے وقت جب ہم قادیان آئے تو اُس وقت کوئی لنگر خانہ نہیں تھا۔ (یعنی پہلی دفعہ جب آئے ہیں) حضرت صاحب کے گھر سے روٹی اور اچار آیا، وہ کھایا۔ اُس وقت وہ کمرہ جس میں آجکل موٹر ہے اُس میں پریس تھا۔ مہمان بھی وہیں ٹھہر جاتے تھے۔ مَیں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 180-179۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحبؓ)

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میر مہدی حسین فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے برف لینے کے لئے امرتسر بھیجا۔ راستے میں ریل میں بیٹھے ہوئے میں نے سر جو باہر نکالا تو میری ٹوپی جو ململ کی تھی، سر نکالنے سے اُڑ گئی۔ امرتسر سے میں جب برف لے کر واپس آیا تو میر ناصر نواب صاحب نے کہا کہ کیا تم کو کسی نے مارا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پھر ننگے سر کیوں ہو؟ مَیں نے کہا میری ٹوپی رستے میں اُڑ گئی ہے۔ انہوں نے جا کر حضرت صاحب سے ذکر کر دیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ہاں ہم ٹوپی دیں گے۔ مَیں نے پھر مطالبہ نہ کیا بلکہ ایک دو آنے کی ٹوپی خرید لی۔ (دو آنے میں ایک ٹوپی ملتی تھی وہ لے لی اور سر پر رکھ لی۔) کوئی چھ ماہ کے بعد حضرت صاحب نے ایک ٹوپی اور ایک الپاکا کا کوٹ اور ایک پاپوش عطا فرمائے۔ (الپاکا ایک جانور ہے ساؤتھ امریکہ میں ہوتا ہے جس کی اون سے بڑا نفیس عمدہ گرم کپڑا بنتا ہے تو اُس کا کوٹ اور ایک پاپوش، جوتی عطا فرمائی۔) کوٹ کو تو مَیں نے پہن لیا اور وہ جلدی پھٹ گیا اور ٹوپی میں نے سر پر رکھ لی۔ جوتی جو تھی مَیں نے اپنے والد صاحب کو پہنا دی۔ گھر جاتے ہوئے رستے میں ایک شخص ڈپٹی رینجر نے مجھے کہا کہ میر صاحب! آپ کے سر پر جو ٹوپی ہے وہ میلی ہو گئی ہے، میں آپ کو امرتسر سے نئی ٹوپی لا دیتا ہوں۔ میں نے کہا اس کے مرتبہ کی ٹوپی کہیں نہیں مل سکتی۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ کہنے لگا وہ کس طرح؟ میں نے کہا یہ مسیح پاک کے سر پر دو سال رہی ہے۔ اُس نے کہا اچھا۔ وہ نیک فطرت تھا۔ چنانچہ وہ بھی بعد میں پھر حضور کا مرید ہو گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 180-179۔ روایت میاں وزیر محمد خاں صاحبؓ)

حضرت مولوی عزیز دین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جتنی دفعہ مجھے حضرت صاحب سے آ کر ملاقات کا موقع ملا، قریباً پچاس ساٹھ یا ستر دفعہ کا واقعہ ہو گا۔ آتے ہی حضرت صاحب کے پاس اپنی پگڑی اتار کر رکھ دیتا تھا اور حضرت صاحب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر ملتا تھا اور جب تک میں ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا حضرت صاحب نے کبھی ہاتھ کھینچنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میری عمر اکاسی سال کی ہے، میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ البتہ قادیان میں ہی ایک دو چوٹیں معمولی سی لگی ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 219-218۔ روایت مولوی عزیز دین صاحبؓ)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مسجد مبارک میں نماز سے فارغ ہو کر تشریف رکھتے تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہتی، کیونکہ ہم یہ جانتے تھے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نکات بیان فرما کر محبتِ الٰہی کے جام ہم پئیں گے اور ہمارے دلوں کے زنگ دور ہوں گے۔ سب چھوٹے بڑے ہمہ تن گوش ہو کر اپنے محبوب کے پیارے اور پاک منہ کی طرف شوق بھری نظروں سے دیکھا کرتے تھے کہ آپ اپنے رُخ مبارک سے جو بیان فرمائیں گے اُسے اچھی طرح سُن لیں۔ یہ حال تھا آپ کے عشاق کا کہ آپ کی باتوں کو سننے سے کبھی ہم نہ تھکے اور حضرت اقدس کبھی اپنے دوستوں کی باتیں سننے سے نہ گھبراتے تھے اور نہ روکتے تھے۔ میں نے کبھی آپ کو سرگوشی سے باتیں کرتے نہیں دیکھا۔

(رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 94 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

بدر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی۔ حضرت سراج بی بی صاحبہ دختر سید فقیر محمد صاحب افغان جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے شاگردوں میں سے تھے، اُن کی روایت بیان کرتے ہیں (چھوٹی بچیوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ محبت کیا تھی؟ اُس کا بیان ہو رہا ہے) کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود تنہا باغ میں اُس راستے پر چہل قدمی فرما رہے تھے جو آموں کے درختوں کے نیچے جنوباً شمالاً واقع ہے اور ایک کنویں کے متصل جو اَب متروک ہے ایک

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

دروازے کے ذریعے جناب مرزا سلطان احمد صاحب کے باغ میں کھلتا ہے۔ مَیں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلتی تھی۔ (باغ میں چہل قدمی ہو رہی تھی، سیر کر رہے تھے، ٹہل رہے تھے، میں بھی حضور کے پیچھے پیچھے چلتی تھی) اور جہاں جہاں حضور کا قدم پڑتا تھا بوجہ محبت کے اُنہی نقشوں پر مَیں بھی قدم رکھتی جاتی تھی۔ مجھے یہ پتہ تھا کہ ایسا کرنے میں برکت حاصل ہوتی ہے۔ کہتی ہیں میری آہٹ سن کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری طرف دیکھا اور پھر دوبارہ چلنا شروع کر دیا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 317-316 روایت حضرت سراج بی بی صاحبہؓ بزبان بدرالدین احمد صاحب)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم سب بھی قادیان شریف سے دوستوں کے جلسہ پر جانے سے دوسرے روز ہی اپنے گھر کو واپس آ گئے۔ غالباً تین چار ماہ بعد یکایک ہم لوگوں کو خبر لگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لاہور میں وصال ہو گیا ہے۔ میرے خسر قاضی زین العابدین صاحب اس خبر کو سن کر دیوانوں کی طرح ہو گئے۔ ہمیں کچھ نہ سوجھتا تھا۔ ہم اسی حالت میں سٹیشن سرہند پر پہنچے۔ وہاں ایک اسٹیشن کے بابو نور احمد صاحب سے قاضی صاحب نے کہا کہ آپ لاہور کو تار دے کر دریافت کریں کہ کیا واقعی وہ بات درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا ہے؟ ہماری ایسی حالت کو دیکھ کر بہت سے غیر احمدی ہمارے پیچھے ہنسی مذاق کرتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ جو جس کے دل میں آتا تھا بکواس کرتا تھا۔ ہم غم کے مارے دیوانوں کی طرح پھر اپنے گھر کو آ گئے اور غیر احمدی بہت دور تک ہنسی مذاق کرتے ہوئے ہمارے پیچھے آئے۔ آخر جھک مار کر واپس چلے گئے۔ یہ واقعہ احمدی جماعت کے لئے بہت دردناک اور جان گھلا دینے والا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین صاحب منتخب ہوئے۔ ہم سب نے اپنی اپنی بیعت کے خطوط روانہ کر دیئے۔ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر گئے تو جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹھے یا کھڑے دیکھا تھا، اُن جگہوں کو خالی دیکھ کر دل قابو سے نکلا جاتا تھا۔ ہر وقت آنکھیں پُرنم رہتی تھیں۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ہوا تھا جو آجکل کے جلسوں کو دیکھتے ہوئے معمولی سا جلسہ تھا۔ اس میں خواجہ کمال الدین صاحب، مرزا یعقوب بیگ صاحب، مولوی صدرالدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب پیش پیش نظر آتے تھے اور سب کی نظریں اُنہیں پر پڑتی تھیں۔ (یعنی جماعت کے افراد کی نظریں اُنہی پر پڑتی تھیں) واقعی اُس وقت سوائے اُن لوگوں کے کوئی دوسرا قابلِ نظر ہی نہیں آتا تھا اور یہی لوگ منتظم تھے۔ شروع جلسے پر پہلے تلاوتِ قرآن ہوئی۔ پھر ایک نظم برادرم منشی سراج الدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی۔ پھر ایک نظم ایک شخص نے پڑھی۔ اُس کے بعد حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے تقریر کی۔ خلیفہ اول کے زمانے کی بات ہے۔ (خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد پہلے جلسے میں تقریر کی) اُس میں آپ نے بیان فرمایا کہ فرعون کے ظلم وستم کی وجہ سے جو بنی اسرائیل کے آنسو نکلے تھے ایک دن وہ آنسو دریا بن کر فرعون کو لے ڈوبے۔ (پس اضطراری حالت میں اور تکلیف کی حالت میں جو آنسو نکلتے ہیں، وہ پھر بڑے نتائج بھی نکالنے والے ہوتے ہیں۔ جماعت کو بھی خاص طور پر پاکستان کی جماعتوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آجکل ایسے ہی آنسو نکالنے کا وقت ہے) کہتے ہیں جو بنی اسرائیل کے آنسو نکلے تھے ایک دن وہ آنسو دریا بن کر فرعون کو لے ڈوبے۔ حضور عالی نے یہ تقریر ایسی عمدگی سے ادا کی کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری تھی۔ جب آپ کی یہ تقریر ختم ہوئی تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تقریر شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ میاں محمود احمد صاحب نے تو ایسی تقریر کی کہ میرے ذہن میں بھی کبھی یہ مضمون نہیں آیا۔ پھر فرمایا دوستوں کو چاہئے کہ قدرتِ ثانی کے لئے دعا فرمائیں یعنی ہمیشہ یہ قدرتِ ثانی جاری رہے۔ چنانچہ اُسی وقت دعا کی گئی اور آپ نے اُس وقت یہ بھی فرمایا کہ میاں صاحب کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں نظر بد سے محفوظ رکھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 367 تا 369۔ روایت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولیؓ)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ فرماتے ہیں۔ مَیں جب مسجد مبارک میں جا کر نماز ادا کرتا ہوں تو نماز میں وہ حلاوت اور خشیت اللہ دل میں پیدا ہوتی ہے کہ دل محبتِ الٰہی سے سرشار ہو جاتا ہے۔ مگر میرے دوستو! جب اس نورِ الٰہی کے دیکھنے سے آنکھیں محروم رہتی ہیں تو مجھے کرب بے چین کر دیتا ہے اور وہ صحبت یاد آ کر دل درد سے بھی پُر ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ اُس نورِ الٰہی کو دیکھ کر دل کی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی تھیں اور حضرت اقدس کے پاک اور منور چہرے کو دیکھ کر نہ کوئی غم ہی رہتا ہے اور نہ کسی کا گلہ شکوہ ہی رہتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب ہم جنت میں ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہماری آنکھیں اُکتاتی نہ تھیں۔ ایسا پاک اور منور رُخِ مبارک تھا کہ ہم نوجوان پانچوں نمازیں ایسے شوق سے پڑھتے تھے کہ ایک نماز کو پڑھ کر دوسری نماز کی تیاری میں لگ جاتے تھے تاکہ آپ کے بائیں پہلو میں ہمیں جگہ مل جاوے اور ہم نوجوانوں میں یہی کشمکش رہتی تھی کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہی جگہ نصیب ہو اور آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیں۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اللہ اللہ! وہ کیسا مبارک اور پاک وجود تھا جس کی صحبت نے ہمیں مخلوق سے مستغنی کر دیا اور ایسا صبر دے دیا کہ غیروں کی محبت سے ہمیں نجات دلا دی اور ہمیں مولیٰ ہی کا آستانہ دکھا دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 83-82 و 89 روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے کی توفیق دیتے ہوئے آپ کے ساتھ اخوت اور تعلق اور محبت کے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس رشتے کی وجہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے والے بھی ہوں۔

اس وقت مَیں نماز جمعہ کے بعد دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا، دونوں قادیان کی دو بزرگ خواتین کے جنازے ہیں۔

پہلا جنازہ جو ہے مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش مرحوم قادیان کا ہے۔ 4؍مئی کو پچاسی سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مستری ناظر الدین صاحب کی بیٹی اور حضرت میاں فتح دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی تھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں حضرت امّاں عائشہ جو معروف ہیں۔ اماں جانؓ نے حضرت اماں عائشہ کو بیٹی بنایا ہوا تھا، اُن کی بھانجی تھیں۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب کی بیگم صاحبہ سے بڑا خاص تعلق تھا اور انہوں نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ، بڑی تکلیف کے ساتھ، لیکن خوشی سے اور بشاشت سے درویشی کا زمانہ گزارا ہے۔ مرحومہ نے 1944ء میں وصیت کرنے کی توفیق پائی تھی۔ آپ کو لمبا عرصہ لجنہ میں بطور سیکرٹری خدمت خلق کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مرحومہ کے چار بیٹے تھے جن میں سے بڑے بیٹے حمید الدین صاحب شمس مرحوم مبلغ سلسلہ تھے جو سینتالیس سال کی عمر میں ان کی زندگی میں وفات پا گئے تھے۔ ان کے دوسرے بیٹے وحید الدین صاحب بھی واقفِ زندگی ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رشید الدین صاحب بھی صدر عمومی کے طور پر کام کرتے رہے۔ اسی طرح نصیر الدین صاحب بھی ان کے ایک بیٹے ہیں وہ بھی وہیں کام کر رہے ہیں۔ ان کے دامادوں میں سید عبداللہ صاحب بھاگلپور کے زون کے امیر ہیں۔ داماد عبدالنقی صاحب امورِ عامہ میں کام کرتے ہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ اور نماز تہجد اور روزانہ تلاوت قرآنِ کریم کی بہت پابند تھیں۔ قادیان میں خالہ رشیدہ کے نام سے معروف یہ خاتون بیگم مرزا وسیم احمد کے ساتھ ہر جگہ ہر خوشی و غمی میں لوگوں کے گھروں میں جایا کرتی تھیں۔ میاں وسیم احمد صاحب کی چھوٹی بیٹی نے مجھے لکھا کہ بڑی سادگی سے انہوں نے تمام زندگی گزاری۔ ان کے خاوند کو جب انجمن سے ریٹائرمنٹ ہوئی تو اُس وقت ایک بڑی رقم جو پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی ہوتی ہے وہ ملی۔ انہوں نے سوچا کہ مَیں نے کبھی اپنی بیوی کو کچھ بنا کے نہیں دیا۔ زیور کچھ چوڑیاں بنا کے دیں یا سونے کے ٹاپس بنا کے دیئے اور اسی وقت چند ہفتوں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نئے مراکز کی تحریک کی تو آپ نے وہ لا کے دے دیئے اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیگم کو کہا کہ مَیں نے ساری عمر سونا نہیں پہنا تو اب پہن کے مَیں نے کیا کرنا ہے اور یہ رَکھ لیں۔ اس چندے کا جو انتظام تھا اور جو زیورات وغیرہ آ رہے تھے، وہ ان کے خاوند کے سپرد تھا۔ انہوں نے جب دیکھا یہ ٹاپس میری بیوی کی طرف سے آئے ہیں تو انہوں نے انتظامیہ سے کہہ کے خود قیمت ادا کر دی۔ کچھ رقم اُن کے پاس تھی کہ مَیں نے بیوی کو بنا کے دیئے تھے اور قیمت ادا کر کے پھر واپس اپنی بیوی کو دے دیئے۔ چند ہفتوں کے بعد دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک کی تو پھر انہوں نے وہی ٹاپس پیش کر دیئے۔ اُس وقت ان کے خاوند کے پاس بھی گنجائش نہیں تھی۔ تو بہرحال جو انہوں نے کہا تھا کہ ساری عمر مَیں نے کچھ سونا نہیں پہنا۔ کبھی نہیں پہنا تو اب بھی نہیں پہنوں گی۔ اللہ کی راہ میں دے دیا۔

دوسرا جنازہ مکرمہ نذر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سیف خان صاحب انڈیا کا ہے۔ یہ 9 مئی کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انّالِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے خاوند نے 1962ء میں قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ بڑے مخلص تھے۔ مخالفت کے باوجود یہ دونوں احمدیت پر قائم رہے۔ نمازوں کی پابند، ملنسار، غریب پرور خاتون تھیں۔ سادگی سے زندگی گزاری۔ ایک درجن سے زائد یتیم اور نادار بچوں کی کفالت اور پرورش کی۔ مرکزی نمائندگان کی بڑی خاطر مدارات کیا کرتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی ہے۔ آپ کے تین بیٹے سلسلہ کے خادم اور واقفِ زندگی ہیں۔ بڑے بیٹے نسیم خان صاحب قادیان میں ناظر امورِ عامہ ہیں۔ دوسرے بیٹے کلیم خان صاحب مبلغ ہیں۔ اسی طرح وسیم خان صاحب ہیں۔ یہ سب واقفینِ زندگی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان ہر دو مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ وفا کا تعلق اور اخلاص کا تعلق رہے۔

بقیہ: افتتاح مسجد بیت العطا از صفحہ نمبر 2

حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ اپنی غیر معمولی مصروفیات کے باوجود مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا کیا کہ اس نے ایک چھوٹی سی جماعت کو بغیر کسی بیرونی مدد کے مسجد بنانے کی توفیق دی ہے۔ انہوں نے مکرم امیر صاحب اور اُن کے رفقائے کار کا بھی شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ولورہیمپٹن سٹی کونسل کے افسران کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے چرچ کو مسجد میں تبدیل کرنے کی منظوری دینے میں ہر قسم کا تعاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پُر امن جماعت ہے جس کا ماٹو 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر رکھی۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کے مصلح کے طور پر بھیجا ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے دوسو ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ ولورہیمپٹن جماعت کے افراد ہمیشہ تمام لوگوں کی بے لوث خدمت کے لئے تیار ہیں۔ ہماری کامیابی کا انحصار خدا تعالیٰ کی مدد اور خلافت سے وابستگی میں ہے۔ مساجد بنانے کا عظیم منصوبہ ہمارے پیارے امام کی توجہ کے نتیجہ میں ہی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

میئر آف ولورہیمپٹن کا ایڈریس

میئر آف ولورہیمپٹن کونسلر Bert Turner نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ مَیں اپنے شہر کی طرف سے جناب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کو خوشآمدید کہہ رہا ہوں۔ ولورہیمپٹن شہر میں بہت سی قوموں کے لوگ آباد ہیں اور ولورہیمپٹن سٹی کونسل سب لوگوں کو اکٹھا رکھنے کے لئے ہر دم کوشاں رہتی ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھتی ہے۔ مجھے آپ لوگوں کی تعلیم ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت اچھی لگتی ہے۔ اسی طرح آپ کا سب لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنے کا جذبہ بھی قابل تعریف ہے۔ ایک چرچ کا مسجد کے لئے استعمال ہونا بھی بہت اچھا ہے کیونکہ یہ کمیونٹی کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوگی۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

لیبر پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Pat McFadden نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے حاضرین کو السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ آپ لوگوں کے ساتھ آج کی شام گزار کر مَیں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں خاص طور پر جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو خوش آمدید کہتے ہوئے مجھے فخر ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر، علاقہ کے میئر، کونسلرز اور دیگر مہمانوں کو بھی مَیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ملک یاسین خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ولورہیمپٹن قابل تعریف ہیں جنہوں نے اپنی جماعت کے افراد کو ساتھ لے کر اس شہر کی بہت خدمت کی ہے۔ اس پر بھی مَیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مَیں یہاں صرف مہمان کے طور پر نہیں آیا بلکہ ایک ہمسایہ کے طور پر بھی آیا ہوں۔ مَیں نے اس بلڈنگ کو اپنی آنکھوں کے سامنے تبدیل ہوتے دیکھا ہے۔ سٹی کونسل نے بھی بہت تعاون کیا اور سٹی کونسل تمام مذاہب کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک پمفلٹ مَیں نے دیکھا ہے جس میں لکھا تھا کہ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ یہ بہت اعلیٰ تعلیم ہے۔ سب ممالک میں اس پر عمل ہونا چاہئے تاہم یوکے میں اس پر عمل ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے گزشتہ سو سالوں میں شاندار کام کیا ہے۔ کوئی بھی جماعت جو محبت کو فروغ دے اور نفرت کو دُور کرے وہ قابل تعریف ہے۔ اس جماعت نے عملی طور پر انسانیت کی خدمت کی ہے۔ سونامی کے متأثرین کے لئے، پاکستان کے زلزلہ زدگان کے لئے اور ہیٹی کے زلزلے کے متأثرین کے لئے خدمت کر کے اس جماعت نے بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ یہ جماعت ساری دنیا کے لوگوں کی بلا امتیاز خدمت کر رہی ہے جو بہت قابل تحسین ہے۔ بطور لوکل ممبر آف پارلیمنٹ مَیں آپ کے لئے ہمیشہ نیک تمنائیں رکھتا ہوں۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

خاتون ایم پی Ms. Emma Reynolds نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر اور باقی سب معزز مہمانوں کو دلی محبت کے ساتھ خوش آمدید کہتی ہوں۔ ملک یاسین صاحب وُلورہیمپٹن میں جماعت احمدیہ کے ایک بہترین سفیر ہیں۔ چرچ کو مسجد میں تبدیل کرنے پر مَیں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔

مَیں آپ کی بین الاقوامی خدمات اور آپ کے ماٹو Love for all Hatred for none کی وجہ سے آپ کا خاص احترام کرتی ہوں۔ احمدیوں پر پاکستان میں ہونے والے مظالم انسانی حقوق کی افسوسناک خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور بعض دوسرے ممالک میں بھی یہ خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ ہم اپنی حکومت پر زور دے رہے ہیں کہ اس معاملہ میں اپنا مؤثر کردار ادا کرے۔ آخر پر مَیں آپ کو اس مسجد کے افتتاح پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

ریورنڈ جان بارنٹ صاحب کا خطاب

Rev. John Barnett نے اپنے خطاب میں بشپ آف وُلورہیمپٹن کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ مَیں خود شامل نہیں ہو سکا تاہم مَیں جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی لیڈر کو وُلورہیمپٹن میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یاسین صاحب میرے ہمسائے ہیں اس لئے بھی مجھے اس موقع پر شامل نہ ہونے کا افسوس ہے۔ ہم سب کو مذاہب میں اختلاف کو احترام کے ساتھ دیکھنا چاہئے اسی طرح ایک زندہ خدا پر ایمان اور نبیوں پر ایمان کی مشترکہ تعلیم کو ہمیں اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ بائبل میں ایک نبی کی تعلیم مذکور ہے کہ اگر تم اپنے ملک کی خیرخواہی کرو گے تو یہ تمہاری اپنے لئے خیرخواہی ہوگی۔ آپ کو نئے سنٹر کی مبارکباد ہو اور خدا کرے آپ ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔

کونسلر الیاس مٹو صاحب کا خطاب

کونسلر الیاس مٹو صاحب (Councillor

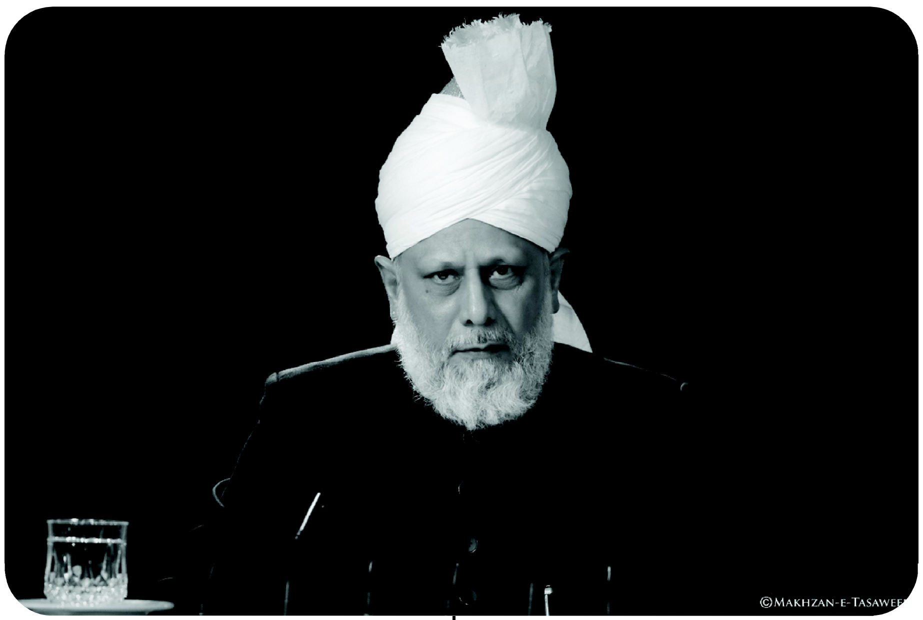

(Elias Mattu نے کہا کہ مجھے اس تقریب میں شرکت کر کے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ آج میری بھانجی کی شادی تھی لیکن مَیں اس کے باوجود یہاں آیا ہوں کیونکہ آپ کی جماعت سے میرا خاص تعلق ہے۔ محبت اور امن کے الفاظ تو اکثر بولے جاتے ہیں لیکن ان پر عمل کم ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ ان پر عمل بھی کرتی ہے۔ مَیں نے جماعت کے کئی فنکشن دیکھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد بہت دوستی پسند ہیں۔ اگر میرے لئے ممکن ہوتا تو مَیں شہر کے ہر لیمپ پوسٹ پر Love for all Hatred for none کے الفاظ آویزاں کروا دیتا۔ یہ بلڈنگ بہت خستہ حالت میں تھی۔ کئی سالوں سے خالی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ جماعت احمدیہ نے بہت محنت کر کے اس کا نقشہ بدل دیا ہے۔ ولورہیمپٹن میں مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگ رہتے ہیں جو 62 زبانیں بولنے والے ہیں تاہم بڑے پیار سے رہ رہے ہیں۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی کمی تھی جو آج پوری ہوگئی ہے جس پر مَیں بہت خوش ہوں۔

مہمان مقررین کے خطابات کے بعد حضور انور نے حاضرین کو خطاب سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور فرمایا: آج کا دن بہت خوشی کا دن ہے۔ خاص طور پر اُن احمدیوں کے لئے جو اس علاقے میں رہتے ہیں کیونکہ سب کو اس مسجد کے افتتاح کو بہت انتظار تھا۔ پہلے مَیں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وقت نکال کر یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس قسم کا رویہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت ہے۔ یہ تقریب کوئی دنیاوی تقریب نہیں جہاں دنیاداری کے طریقوں سے خوشیاں منائی جائیں بلکہ یہ ایک مذہبی جگہ کے افتتاح کی تقریب ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ کا آنا قابل قدر ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے ذریعہ خدا کا بھی شکر ادا کر رہا ہوں جو کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں مَیں اس عام غلط فہمی کو دُور کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کو خوش کرنے کے لئے شدّت پسندی کی ضرورت ہے۔ یہ درست نہیں۔ سب کو اپنے دل سے یہ خیال نکال دینا چاہئے کیونکہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ لوگوں کو جبر سے اسلام میں داخل کرنا ناجائز ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ سب مذاہب کے ریفارمر ہیں۔ آپؑ نے سکھایا کہ جو شخص مذہب میں جبر کرتا ہے وہ کسی مذہب کی تعلیم پیش نہیں کرتا۔ ایسا شخص خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے دل کو ہر شخص کے خلاف خیالات سے پاک کرو حتی کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہیں کرنی۔ قرآن کریم فرماتا ہے: اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی کہ انصاف بھی تقویٰ ہے صرف نماز روزہ کافی نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اسلام کے دور کو دیکھیں تو انہوں نے کبھی جارحانہ جنگیں نہیں کیں بلکہ صرف دفاعی جنگیں کیں جو انصاف پر مبنی تھیں۔ قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد دشمن پر کوئی زیادتی اور بے رحمی نہ کرو۔ اگر دوسرے تم سے نفرت کا بھی سلوک کریں پھر بھی تم ان سے نفرت نہ کرو اور نہ بے انصافی کرو بلکہ شفقت کا سلوک کرو۔ ایسی تعلیم کی موجودگی میں اسلام کی طرف تشدّد منسوب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمارے غیر مسلم مہمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ تشدّد پسندی انصاف کے خلاف ہے۔ اگر چند لوگ ایسا کر رہے ہیں تو سب مسلمانوں کو الزام نہیں دینا چاہئے۔

مسجد کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مسجد کے معنے ہیں جہاں سجدہ کیا جاتا ہے، جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر خدا کے سامنے جھکتے ہیں۔ وہ خدا جس نے کہا کہ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرو۔ گویا رحم کرنے والے خدا کے نام کے ساتھ کام شروع کرو۔ خدا کی صفات رحمانیت اور رحیمیت سب مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں لیکن انسان سب سے زیادہ ان صفات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ خدا کی صفات اختیار کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے خلاف نفرت کے خیالات کے ساتھ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ اس تعلیم کے خلاف کرتا ہے۔ سچے مسلمان کے لئے رحم اور شفقت کی صفات دکھانا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کو اسلام کی صحیح تعلیم کا علم ہو گیا ہوگا۔ اسی تعلیم کے مطابق ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ اگر یہی مسجد کا مقصد ہے تو یقیناً یہ مسجد سب کے لئے مفید ہے اس لئے مَیں امید کرتا ہوں کہ یہ مسجد ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوگی۔ آجکل ساری دنیا میں باہمی تنازعات چل رہے ہیں اس لئے ساری دنیا کو محبت اور امن کی ضرورت ہے۔ تیسری جنگ عظیم کے خطرات بھی سر پر منڈلا رہے ہیں۔ ہم سب کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور اس کے علاج کے لئے خدا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وہی ہمیں تباہی سے بچا سکتا ہے۔

آخر میں حضور نے سب مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔

اپنے خطاب کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت میئر آف ولورہیمپٹن کو اُن کی چیریٹی کے لئے £2500 کا چیک بطور عطیہ دیا۔ اسی طرح مقامی ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Pat McFadden کو بھی ان کی نامزد کردہ چیریٹی کے لئے £2500 کا چیک عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ دیگر خصوصی مہمانوں کو قرآن کریم سمیت اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔

افتتاحی تقریب کے اختتام پر حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں پُروقار کھانا پیش کیا گیا۔

ممبر آف پارلیمنٹ کا خطاب

ایک برطانوی ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Paul Uppal کچھ تاخیر سے پہنچے۔ حضور انور نے اکرام ضیف کے پیش نظر کھانے کے دوران انہیں بھی خطاب کی اجازت عطا فرما دی۔ موصوف نے بتایا کہ آج ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی کچھ تقریبات تھیں اور مجھے ان سب مَیں مدعو کیا گیا تھا اس لئے مَیں وہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہاں بھی آ گیا ہوں تاکہ اس تقریب میں بھی شرکت سے محروم نہ رہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں فیملی لائف پر یقین رکھتا ہوں۔ اس پہلو سے اسلام کی تعلیم بھی بہت اچھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مذہب کے اندر اچھے اصول ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر مذہب کے اچھے اصولوں کی قدر کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مسجد کے افتتاح پر حضور انور اور افراد جماعت کو مبارکباد پیش کی اور شکریہ ادا کیا کہ انہیں دعوت دی گئی۔

تقریب کے آخر میں بہت سے مہمانوں اور احباب جماعت نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا جس کے بعد حضور مسجد دارالبرکات برمنگھم تشریف لے گئے جہاں حضور نے رات قیام فرمایا اور اگلے روز مسجد بیت المقیت والسال کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد بیت الغفور Halesoven (ویسٹ برمنگھم) کا افتتاح فرمایا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین، مہمانوں اور مال اور وقت کی قربانی کرنے والوں کو بہترین جزا عطا فرمائے جنہوں نے ان مساجد کی تعمیر اور دیگر انتظامات میں حصہ لیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

✡✡✡✡✡✡

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

نکاح ایک ایسا Bond ہے جو لڑکے اور لڑکی کے درمیان اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر اس وعدہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اپنے اس رشتہ کو نبھانے کی کوشش کریں گے۔

اس بات کو ہمیشہ دونوں طرف کے رشتہ داروں اور لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ رشتہ ایک بہت اہم اور مقدس جوڑ ہے اور جیسا کہ مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کو بھی ذرہ ذرہ سی بات پر رشتے توڑنے اور لڑائیاں شروع کرنے اور بدمزگیاں پیدا کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/ اکتوبر 2009ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ہاجرہ نصرت جہاں بنت مکرم محمد فضل حق صاحب یو کے کا ہے عزیزم سید عثمان جعفری ابن مکرم سید شاہد حامد صاحب مرحوم آسٹریلیا کے ساتھ بیس ہزار آسٹریلین ڈالرز پر۔

اور دوسرا نکاح عزیزہ سیدہ صبیحہ بشریٰ بنت مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ کیلیفورنیا، امریکہ کا ہے عزیزم عطاء المومن بھٹی ابن مکرم نوید احمد بھٹی صاحب ہیرس برگ امریکہ کے ساتھ دس ہزار یو ایس ڈالرز پر۔

حضور انور نے فرمایا: عزیزہ ہاجرہ نصرت مکرمہ صاحبزادی امتہ الجمیل بیگم صاحبہ کی نواسی ہے اور عزیزم عثمان جعفری مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ اور سید شاہد حامد صاحب کا بیٹا ہے جو حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کے بیٹے تھے۔ اور اسی طرح محمد فضل حق صاحب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کے بیٹے ہیں جو آسٹریلیا میں بڑا لمبا عرصہ امیر رہے ہیں۔ اور اسی طرح سید شمشاد احمد ناصر صاحب جیسا کہ مَیں نے بتایا کیلیفورنیا امریکہ میں مبلغ ہیں ان کی یہ بیٹی ہے اور عطاء المومن بھٹی، نوید بھٹی صاحب کا بیٹا ہے۔ یہ بھٹی فیملی ایسٹ افریقہ سے آئی تھی۔ یہاں ان کے باقی عزیز رشتہ دار بھی ہیں۔ اور میرا خیال ہے یہ لڑکا لون صاحب کا نواسہ بھی ہے۔ لون فیملی بھی یہاں ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نکاح ایک ایسا Bond ہے جو لڑکے اور لڑکی کے درمیان اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر اس وعدہ کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہمیشہ اپنے اس رشتہ کو نبھانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل مغرب کا اثر ہے یا تعلیم کا اثر ہے۔ برداشت کا مادہ نہ ہونے کی وجہ سے بڑی جلدی ان رشتوں میں دراڑیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کی جن آیات کو پڑھا جاتا ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر چلنے کا ذکر اور حکم فرمایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات یقیناً اللہ تعالیٰ کے اشارہ سے ہی اس خطبہ کے لئے مقرر فرمائی ہوں گی۔ پس اس بات کو ہمیشہ دونوں طرف کے رشتہ داروں اور لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی ملحوظ رکھنا چاہئے اور اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ رشتہ ایک بہت اہم اور مقدس جوڑ ہے اور جیسا کہ مَیں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کو بھی ذرا ذرا سی بات پر رشتے توڑنے اور لڑائیاں شروع کرنے اور بدمزگیاں پیدا کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے کہا پہلا نکاح جو ہے عزیزہ ہاجرہ نصرت جہاں کا ہے۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی کی بیٹی ہیں۔ ان کے دادا بھی نیک تھے اور بڑا عرصہ جماعتی خدمات کرتے رہے۔ اسی طرح عثمان جعفری صاحب کا جو ننہال ہے وہ حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے خاندان سے ہے اور ددھیال بھی پرانے بزرگوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے اور خود لڑکے، لڑکی کو بھی کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح شمشاد صاحب جن کی یہ بیٹی ہیں اور بھٹی صاحب یہ دونوں خاندان بھی اس وقت جماعت کے اچھے خدمت گزار ہیں۔ شمشاد صاحب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مبلغ سلسلہ ہیں۔ گھانا میں میرے ساتھ بھی رہے ہیں۔ جب مَیں گھانا میں تھا اس وقت وہاں بطور مبلغ رہے اور اچھے مبلغین میں سے تھے اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ ہمیشہ نیک جذبہ کے ساتھ خدمت سلسلہ کرتے چلے جائیں۔ انہوں نے مجھے فون پر بتایا تھا کہ ان کے خاندان میں احمدیت 1932ء میں ان کے دادا مکرم سید امیر شاہ صاحب کے ذریعہ سے آئی تھی۔ اور ان کی وہاں شرق پور رجولی ضلع انبالہ میں کوئی گدی تھی لیکن احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ان کے دادا کو وہاں سے نکلنا پڑا اور پھر مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور احمدیت کی برکت ہے آگے ان کی نسلیں بھی پڑھی لکھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بھی پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ سب گدیاں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد ختم ہو چکی ہیں۔ اب کوئی پیری مریدی نہیں رہی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو آ کے اپنے ماننے والوں کو یہ کہا ہے کہ تم ولی بنو، ولی پرست نہ بنو اور پیر بنو، پیر پرست نہ بنو۔ پس ہر احمدی جو ہے اس کو ان روایتی پیروں کے پیچھے چلنے کی بجائے خود اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق جوڑنا چاہئے جو ایک خاص تعلق ہو اور انہیں تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پیروں کا تو یہ حال ہے کہ گزشتہ دنوں ملتان میں جو ہمارے تین شہید ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ ان کے جو قاتل تھے وہ چند دن پہلے پکڑے گئے اور ان میں سے ایک قاتل بڑے محفوظ علاقہ میں رہتا تھا۔ وہاں ایک پیر صاحب آ کے آباد ہوئے ہیں اور ان پیر صاحب نے اس کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ اور قاتلوں سے، اپنے بیٹوں سے اور اپنے ماننے والوں سے پیر صاحب یہی کام لے رہے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کرو۔ ملک میں فساد پھیلاؤ۔ اور سنا ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بھی ان پیر صاحب کے مرید ہیں اور اسی طرح اور بہت سارے افسران بھی مرید ہیں۔ تو ایسے پیروں کے پیچھے چلنے والے لوگوں سے نہ انصاف کی توقع کی جاسکتی ہے، نہ ہی ان سے کسی قسم کی یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اسلام کی کسی بھی رنگ میں کوئی خدمت کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے تو شاہ صاحب کو اور ان کے خاندان کو خوش ہونا چاہئے کہ اس پیری کی گدی سے چھٹ گئے۔

ان نصائح کے بعد حضور انور نے فرمایا: اب مَیں ان نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلے جو نکاح ہے عزیزہ نصرت جہاں اور عثمان جعفری کا بیس ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ عزیزہ ہاجرہ نصرت کا ولی مَیں خود ہوں۔ تو بطور ولی میں عزیزہ ہاجرہ نصرت کے عزیزم عثمان جعفری کے ساتھ نکاح کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔ اور لڑکے کی طرف سے مرزا سفیر احمد صاحب ان کے وکیل ہیں۔

دوسرے نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور نے عزیزم عطاء المومن بھٹی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب کے بھتیجے ہیں؟ ان کے اثبات میں جواب پر حضور انور نے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

۞۞۞۞۞۞

بقیہ: نماز جنازہ از صفحہ نمبر 4

وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت عطاء محمد صاحب بنگوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ تبلیغ کا آپ کو بہت شوق تھا اور بڑے مؤثر رنگ میں پیغام حق پہنچایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (بنت مکرم محمد اسحاق ارشد صاحب مرحوم۔ احمدیہ ماڈرن سٹور۔ ربوہ)

29/ جنوری 2012 کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو مختلف رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ شادی سے قبل چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی جماعت میں تقریباً گیارہ سال صدر لجنہ رہیں۔ طاہر ہومیوپیتھی ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں مکرم ڈاکٹر وقار بسراء صاحب کے ساتھ بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے خاص لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں اور کسی کو بھی تکلیف میں دیکھ کر فوراً مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم جمیل احمد انور صاحب (مربی سلسلہ۔ نظارت تعلیم القرآن) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک افضل الٰہی صاحب) 14/ دسمبر 2011ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ بھی کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ آپ نے ہمیشہ خلافت کے ساتھ خود بھی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب سابق پرنسپل سیرالیون کی خالہ تھیں۔

(3) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدرآبادی مرحوم، اکاؤنٹنٹ وکالت مال۔ ربوہ)

9 جنوری 2012 کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نماز، روزہ کی پابند، دعا گو راضی برضا رہنے والی، قناعت شعار اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم قیصر محمود ملک صاحب جامعہ احمدیہ یو کے میں پڑھ رہے ہیں۔

(4) عزیزم حافظ احمد باسل صاحب (ابن مکرم احمد خان گلشن صاحب۔ مانچسٹر)

12/ جنوری 2012 کو بعارضہ کینسر 20 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزم وقف نو تحریک میں شامل تھے اور حافظِ قرآن تھے۔ آپ نے تکلیف دہ بیماری کا سارا عرصہ بڑی ہمت اور دلیری سے خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزارا۔ نہایت اطاعت گزار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ 6 بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

(5) مکرم منور احمد میر صاحب ریٹائرڈ میجر (آف وینکوور۔ کینیڈا)

14/ دسمبر 2011ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور علمی مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ بہت نیک مخلص، خدا ترس اور غریب پرور انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دوسری تحریکات اور غرباء کی مدد میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ بشیراں رشید صاحبہ (اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب۔ ملتان)

13/ جنوری 2012 کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنے گاؤں چاہ گھنے والا میں 25 سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، تہجد گزار اور کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے گھر میں جماعت کا نماز سنٹر قائم تھا۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور پیار تھا اور اولاد کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل بہاولپور میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

۞۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 6؍اگست 2009ء میں محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال کے بارہ میں ایک مضمون اُن کے بیٹے مکرم ندیم الرحمٰن صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب فیض اللہ چک ضلع گورداسپور (بھارت) میں 1914ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت میاں عظیم اللہ صاحبؓ اور والدہ محترمہ بی بی غلام فاطمہ صاحبہ عبادت گزار اور پارسا خاتون تھیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی پرائمری تعلیم اپنے گاؤں کے مدرسہ سے حاصل کی۔ پھر قادیان میں ہوسٹل میں داخل ہوکر تعلیم الاسلام ہائی سکول سے تعلیم مکمل کی۔ دینیات میں اول پوزیشن لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ سے سونے کا تمغہ بھی حاصل کیا۔ پھر امرتسر کے Glancy میڈیکل کالج میں میڈیکل کی تعلیم مکمل کی۔

میڈیکل کی تعلیم مکمل کرکے کچھ عرصہ تک بلوچستان میں سول ملازمت کی اور پھر 1944ء میں کمیشن لے کر فوج میں بطور ڈاکٹر تعینات ہوگئے جہاں عملی ٹریننگ پونا کے قریب ایک میڈیکل سینٹر سے حاصل کرنے کے بعد قاہرہ میں آپ کی پوسٹنگ ہوئی۔ قیام پاکستان کے وقت آپ فیض اللہ چک سے عورتوں بچوں اور مردوں کے قافلہ کو بحفاظت قادیان کے راستہ لاہور لائے۔

لاہور میں آپ ایک ہندو ڈاکٹر کا متروکہ کلینک الاٹ کرواکر پریکٹس شروع کرنا چاہتے تھے کہ اپنے میڈیکل کالج کے سابق پرنسپل سے ملاقات ہوگئی اور اُن کے اصرار پر میو ہسپتال لاہور میں بطور میڈیکل ڈاکٹر ملازمت کرلی۔ اُس دَور میں مہاجرین کی خدمت کے حوالہ سے آپ بیان کرتے ہیں کہ صبح سات بجے ناشتہ کے بعد خاکسار گھر سے نکل جاتا اور شام چار پانچ بجے تک شدید مصروفیت رہتی اور ہسپتال سے باہر جانا ممکن نہ ہوسکتا کیونکہ لوگ غریب الدیار اور مفلس تھے اس لئے ان کی زیادہ محنت اور کوشش سے دلجوئی اور علاج کرنا ہوتا تھا۔

31مارچ 1948ء کو ڈاکٹر صاحب ملازمت چھوڑکر ساہیوال (منٹگمری) آگئے جہاں ایک سکھ ڈاکٹر دھیان سنگھ کا متروکہ کلینک ان کو الاٹ ہوگیا۔ اپنے اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے آپ کے تعلقات ہر قسم کے طبقہ سے جلد ہی ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفا عطا فرمایا تھا چنانچہ دُور دُور سے مریض آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ آپ ضرورتمندوں کو مفت دوا دیتے تھے بلکہ ساتھ مالی مدد بھی کرتے تھے۔ رات کو بھی مریض دیکھنے چلے جاتے اور اس خدمت کو عبادت سمجھتے تھے۔ اکثر آپ کو وقت پر کھانے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ آپ کا کلینک بھی جدید میڈیکل آلات و مشینری سے آراستہ تھا۔ جلد ہی ڈپٹی کمشنر صاحب نے آپ کو ساہیوال شہر سے متصل عارف والا روڈ پر نہایت عمدہ پانچ مربع اراضی الاٹ کردی۔ لیکن آپ نے اپنے والد محترم کی اس خواہش پر یہ اراضی شکریہ کے ساتھ واپس کردی کہ اتنی بڑی جگہ حاصل کرو کہ جہاں سارے مہاجر رشتہ دار دوبارہ اکٹھے آباد ہوجائیں۔

آپ کہا کرتے تھے کہ اپنے والد صاحب کے حکم کی تعمیل میں اتنی قیمتی اراضی چھوڑنے کا کبھی افسوس تک نہیں ہوا بلکہ خوشی اس بات کی ہے کہ اُن کی خواہش پوری کرنے کی توفیق ملی۔

محترم ڈاکٹر صاحب 1962ء سے 1966ء تک وقتاً فوقتاً قائمقام امیر ساہیوال مقرر ہوتے رہے اور پھر کچھ عرصہ کے علاوہ قریباً چار دہائیوں تک بطور امیر جماعت خدمت انجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ ناظم انصاراللہ ضلع، قائد خدام الاحمدیہ اور قاضی کے طور پر بھی کام کیا۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کا بہت احترام کرتے اور میزبانی میں راحت محسوس کرتے۔ بعض بزرگان کی آمد پر گھر کے وسیع لان میں مجالس سوال و جواب منعقد کرتے۔ وسعت حوصلہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ کی صفت بھی آپ کی ذات کا نمایاں امتیاز تھا جس کی وجہ سے لوگ ہمیشہ آپ کی طرف کھنچے چلے آتے۔ بے شمار لوگوں کی نہایت رازداری سے مالی مدد کرتے۔ اکثر ضرورتمندوں کی ان کے گھروں میں جاکر خاموشی سے امداد کرتے۔ اسی طرح اپنے چندوں میں ہمیشہ سب پر سبقت لے جاتے اور خلیفہ وقت کی ہر تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہتے۔ لیکن جماعتی پیسوں کو بہت زیادہ احتیاط سے خرچ کرتے۔ حتیٰ کہ جماعتی گرانٹ کو اپنے ذاتی جماعتی کاموں پر خرچ نہ کرتے اور جماعتی کاموں کے لئے اخراجات اپنی جیب سے کرتے۔ اس جماعتی امانت کی حفاظت کی دوسروں کو بھی تلقین کرتے۔

جون 1965ء میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؒ بطور صدر انصاراللہ پاکستان تشریف لائے تو ساہیوال جماعت کی تنظیم اور مسجد بیت الحمد دیکھ کر بہت خوش ہوئے جو بہت فراخ تھی اور اعلیٰ رنگ وروغن سے مزین تھی۔ چنانچہ حضورؒ نے ساہیوال جماعت کو بعض پروگراموں کے لئے پاکستان کی دس بڑی جماعتوں میں شامل فرمادیا۔

1984ء میں مخالفین کے مسجد پر حملہ کے نتیجہ میں دو حملہ آور ہلاک ہوئے تو دشمن نے ان حالات کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہا اور حالات مخدوش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن خداتعالیٰ کی مدد شامل حال رہی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت دلیری اور حکمت سے ان پُرآشوب حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی راہنمائی سے جماعت کو نکالا۔ اُس وقت کے آئی جی پولیس ساہیوال کے رہائشی تھے اور اُن کی فیملی کا علاج بھی آپ ہی کرتے تھے۔ آپ کے ذاتی تعلقات کی بِنا پر انہوں نے بھی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 3مارچ 1985ء کو اپنے دست مبارک سے آپ کو تحریر فرمایا: ’’ابتلاء کے اس دور میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین پُرحکمت، پُرولولہ اور پُرخلوص خدمت کی توفیق بخشی ہے‘‘۔

3فروری 1986ء کو لکھے گئے خط میں تحریر فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس ابتلاء سے کامیابی سے پار کیا ہے اور تاریخ احمدیت میں دائمی مقام عطا کیا ہے‘‘۔

محترم ڈاکٹر صاحب خلفاء کے احکامات کو دل و جان سے مقدم رکھتے اور جب تک ان کی منشاء پوری نہ ہوتی آپ چین سے نہ بیٹھتے۔ 1983ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قواعد وصیت پر نظرثانی کے لئے ایک کمیٹی قائم فرمائی تو آپ کو اس کمیٹی کا صدر مقرر فرمایا۔ تین سال تک اس کمیٹی کی بیسیوں میٹنگز ہوئیں اور انتہائی عرق ریزی کے بعد اس کام کو مکمل کرکے سفارشات حضور کی خدمت میں بھجوائیں۔

1974ء کے فسادات میں احمدیوں کے لئے جو مسائل پیدا ہوئے ان میں سے ایک علیحدہ قبرستان کا تھا۔ آپ نے ساہیوال میں اڑھائی ایکڑ رقبہ الاٹ کروایا جو نہایت باموقع میونسپل حدود کے اندر برلب پختہ سڑک نہایت قیمتی زمین ہے۔ شروع میں اس کی دیکھ بھال اور خاردار تار وغیرہ بھی سرکاری خرچ پر کروائی اور اس طرح زمین کی خرید اور دیگر ضروریات پر جماعت کا قیمتی سرمایہ محفوظ رہا۔

ساہیوال کی پہلی مسجد سیل (Seale) ہوجانے کے بعد آپ نے متبادل کے طور پر دوسری مسجد تعمیر کروائی جس کی ابتدائی زمین مکرم ملک نصیر احمد صاحب مرحوم نے بطور عطیہ پیش کی۔ پھر اس سے ملحق تین مکان اور خریدے گئے۔ پھر مزید اس کے ساتھ تقریباً ایک کنال جگہ بھی خرید لی گئی۔ تعمیر وغیرہ کے کاموں میں مکرم رانا مبارک علی صاحب نے بہت تعاون کیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا گہرا علم رکھتے تھے۔ تبلیغ کی ایسی لگن تھی کہ کوئی موقعہ بھی حکمت کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کی راہ میں روک نہ تھا۔ ذاتی نمونہ اس فریضہ میں بہت مددگار تھا اور اس طرح بیسیوں افراد نے ان کے ذریعہ سے راہ حق قبول کی۔

فلاحی کاموں میں ہمیشہ مستعد رہتے۔ چند سال پہلے تک اپنے گاؤں میں میڈیکل کیمپ لگائے۔ ایک غریب موچی جس کو اپنا کام کرنے کے لئے کہیں کوئی بیٹھنے نہ دیتا تھا۔ آپ نے اپنے کلینک کے آگے نہ صرف جگہ دی بلکہ شام کو وہ اپنا سامان بھی آپ کے کلینک میں رکھ کر جاتا تھا۔ اس کی بھی مالی مدد کرتے۔

اپنی وفات سے دو ماہ قبل اپنے گاؤں میں برلب پختہ سڑک اپنے باغ کی قیمتی زمین میں سے ایک فلاحی ہسپتال اپنے مرحوم نواسے دانیال کی یاد میں قائم کیا۔ اس ہسپتال میں کوالیفائیڈ ڈاکٹر اور سٹاف کام کررہا ہے اور یہ علاقہ بھر کے مستحق افراد کی بلاتمیز رنگ و نسل مفت دوا اور معائنہ سے مدد کررہا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی ساٹھ سالہ طبّی اور فلاحی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے آپ کو 2003ء میں ایوارڈ بھی دیا۔

انتہائی پُرآشوب حالات میں بھی کبھی گھبراہٹ نہیں دیکھی گئی۔ طبیعت میں بہت دلیری اور اعلیٰ درجہ کا توکل علی اللہ تھا۔ 1974ء میں جب احمدیوں کے گھر نذرِآتش کئے جارہے تھے اور دشمن احمدیوں کے گھروں میں خودساختہ بم بناکر پھینکتا تھا۔ آپ رات کو اپنی کار میں دوستوں کے گھروں پر جاکر ان کی حوصلہ افزائی کرتے اور ہمت بندھاتے تھے۔ اُن دنوں آپ کے کلینک کی نگرانی بھی کی جارہی تھی لیکن آپ کلینک ضرور جاتے تاکہ غیر یہ نہ سمجھے کہ احمدی ڈر گئے ہیں۔ ایک دن جب آپ اپنی کار میں کلینک سے گھر واپس جانے کے لئے ایک سڑک پر مڑے تو سامنے سے نعرے لگاتا اور بینر لہراتا مخالفین کا جلوس آرہا تھا۔ آپ نے اپنے بیٹے حمیدالرحمٰن کو جو گاڑی چلارہے تھے ہدایت دی کہ گاڑی کو سڑک کے درمیان میں رکھنا اور آہستہ سپیڈ میں چلتے رہنا۔ اگر وقت آزمائش کا آ گیا ہے تو خداتعالیٰ مالک ہے۔ جیسے جیسے آپ کی کار جلوس کی طرف بڑھنے لگی تو انہوں نے بینر لپیٹ لئے اور سڑک کے دونوں جانب ہوکر خاموش کھڑے ہوگئے۔ کار درمیان میں سے گزر گئی اور جب تک کافی دُور نہیں چلی گئی اُس وقت تک کوئی نعرہ بھی کسی نے نہ لگایا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے نُصِرْتُ بِالرّعب کا نظارہ دکھایا۔

خداتعالیٰ باوجود دشمنی کے بعض دفعہ دشمن کو آپ کی مدد لینے کے لئے مجبور کردیتا۔ ایک دفعہ احمدیہ مخالف تحریک میں ایک صاحب کو پکڑکر جیل بھیج دیا گیا۔ وہ کافی بااثر شخص تھے۔ اُن کو جیل میں دردگردہ کی شدید تکلیف ہوگئی تو انہوں نے جیل حکام سے مطالبہ کیا کہ مجھے ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کے پاس لے چلو۔ جیل حکام نے تعجب کا اظہار کیا کہ تم انہیں کے خلاف تحریک میں پکڑے ہوئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے تو صرف انہیں کی دوا سے آرام آتا ہے۔ چنانچہ محترم ڈاکٹر صاحب کو بلایا گیا اور آپ نے معائنہ کرکے دوا دی تو اللہ تعالیٰ نے شفا دیدی۔

آپ بچوں کی تربیت نہایت احسن انداز میں کرتے جس وجہ سے تمام بچے نماز، قرآن کے پابند ہوگئے۔ کبھی بھی بے جا سختی نہ کرتے۔ وقت کی پابندی کرتے۔ نماز جمعہ کے لئے بھی ہمیشہ اوّل وقت پہنچتے۔ حتی الوسع اپنا کام خود کرنے کی کوشش کرتے۔

خداتعالیٰ پر کمال توکل تھا۔ بہت دعاگو تھے۔ نویں کلاس سے نماز تہجد کی ادائیگی شروع کی تھی جس کی خدا کے فضل سے تمام عمر پابندی رکھی۔ نماز اشراق بھی باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے تھے اور کبھی ناغہ نہیں کیا۔ کمزور طبیعت کے باوجود بھی روزہ رکھنے کا التزام کرتے اور اگر ہم کہتے فدیہ دیدیں تو وہ بھی دیدیتے اور کہتے کہ مزید ثواب ہوجائے گا۔ بہت صابر شاکر اور سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ عاجزی اور انکساری بہت زیادہ تھی اور چھوٹی عمر کے بچوں کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتے۔

غیراز جماعت معززین نے بھی ان کی وفات کو پورے علاقہ کا نقصان قرار دیا اور بہت بڑی تعداد میں

ماہنامہ ’’خالد‘‘ ربوہ اکتوبر 2009ء میں مکرم ڈاکٹر محمد عامر خانصاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

لوگو! اگر ہو اُلفتِ پُرنور دیکھنا
لندن میں جاکے حضرتِ مسرور دیکھنا
خطبے میں تیرا لہجۂ شیریں تو یوں لگے
جنت میں جیسے خوشۂ انگور دیکھنا
جب جب بھی دیکھنا، رُخِ انور حضور کا
عشقِ خدا کے نُور سے معمور دیکھنا

تعزیت کے لئے تشریف لائے اوران کے شفقت کے واقعات سنا کرخراج تحسین پیش کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کو دو دفعہ حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ 1959ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ اور پھر 1961ء میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ۔ دوران حج بھی حاجیوں کو بلا معاوضہ طبی امداد فراہم کرتے رہے۔ حکومت نے آپ کو حج فلائٹ کا امیر بھی مقرر کیا۔ محض اللہ کے فضل سے آپ کو خانہ کعبہ کے اندر بھی نوافل ادا کرنے کی توفیق ملی۔

1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی طرف سے گیمبیا سے احمدیوں کے انخلاء کے لئے آپ کے بیٹے محترم لطف الرحمٰن خان صاحب کو کارروائی کرنے کا ارشاد ملا۔ خاکسار (مضمون نگار) اُس وقت ریپبلک آف گنی (مغربی افریقہ) میں مقیم تھا۔ یہ نہایت اہم ذمہ داری تھی جو ہرقسم کی احتیاط کی متقاضی تھی۔ چنانچہ حضورؒ کی براہ راست ہدایت کے مطابق 'گنی ائیر' کا بوئنگ 737 جہاز چارٹر کرکے 62افراد پر مشتمل قافلہ وہاں سے بحفاظت نکالا گیا۔ اس کے بعد حضورؒ نے اپنے خط محرّرہ 15 ستمبر 1997ء میں محترم ڈاکٹر صاحب کوتحریر فرمایا: ''گیمبیا کے سلسلہ میں آپ کے خاندان نے تاریخ سازخدمت کی ہے''۔

ایک مشہور احراری لیڈر نے 1953ء میں اپنی تقریر میں کہا کہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن سے دوا نہ لینا وہ اس میں زہر ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا کیا ہوا کہ مفتی صاحب کی اپنی طبیعت بگڑ گئی اورآپ کے پاس علاج کے لئے آئے۔ آپ نے اُن کا معائنہ کرکے کہا کہ مفتی صاحب! رات کوآپ نے تقریر میں کہا تھا کہ میں زہر دے دوں گا۔ مفتی صاحب فوراً بولے: آپ کے ہاتھ سے تو مجھے زہر بھی منظور ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ ایک امام مسجد (جو جماعت کے خلاف تقاریر کیا کرتے تھے) کا بچہ شدید بیمار ہوگیا۔ کافی علاج معالجہ کروایا گیا لیکن افاقہ نہ ہوا اور طبیعت نہ سنبھلی۔ کسی نے مشورہ دیا کہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کو دکھائیں۔ انہوں نے مشورہ دینے والے سے کہا کہ مجھے تو شرم آتی ہے، آپ میری بیوی اور بچے کے ساتھ اُن کے پاس چلے جائیں۔ چنانچہ وہ شخص اُن کی بیوی اور بچے کو لے کر آپ کے پاس آ گیا اور سارا ماجرا بھی کہہ سنایا۔ آپ نے بچہ کا معائنہ کیا اور دوا وغیرہ تجویز کردی۔ اللہ کا کرنا تھا بچہ کی حالت سنبھل گئی۔ اس پر اگلے روز وہ امام مسجد خود بھی آپ سے ملنے آ گئے۔

ایک دفعہ بیماری کی وجہ سے محترم ڈاکٹر صاحب کی زبان پر کچھ وقت کے لئے اثر ہوا تو آپ نے اس وقت دعا کی کہ یا الٰہی! معذوری سے بچانا۔ اس پر نصف گھنٹہ کے اندر زبان بالکل صاف ہوگئی اور پھر آخر وقت تک خدا کے فضل سے کوئی اثر نہ تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر خطبہ جمعہ میں بہت پیارے انداز میں آپ کی صفات کا ذکر کیا اورنماز جنازہ غائب پڑھائی۔

❀ ❀ ❀

> ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اکتوبر 2009ء میں مکرم نجیب احمد فہیم صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:
>
> مرے مغنی سناؤ نغمہ ، بہار دہلیز پر کھڑی ہے
> خزاں کے موسم سے جسم وجاں نے بہادری سے یہ جنگ لڑی ہے
> ہوئی ہے کیسی یہ آبیاری کہ پتہ پتہ نکھر رہا ہے
> یہ کس کے دل نے ہیں ہاتھ اٹھائے یہ آنکھ کس کی چھلک پڑی ہے
> کسی درختِ وجود کی اے ہری بھری جاندار شاخو!
> سجاؤ خود کو نئی طرح سے کہ پھل اٹھانے کی یہ گھڑی ہے
> ہماری خواہش کی ڈالی ڈالی پہ کونپلیں سر اٹھا رہی ہیں
> مگر یہ دیکھو عدو کی کھیتی خود اپنے ہاتھوں جلی پڑی ہے

مکرم محمد طارق اسلام صاحب

ماہنامہ ''تحریک جدید'' ربوہ اکتوبر 2009ء میں مکرم محمد طارق اسلام صاحب کے بارہ میں مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب کاایک مختصرمضمون شامل اشاعت ہے۔

مکرم محمد طارق اسلام صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب سابق امیر جماعت ڈسکہ 8 ستمبر 2009ء کو ایک مختصر علالت کے بعد 54 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئے۔

مکرم طارق اسلام صاحب نے مولوی فاضل کیا اور پھر 1978ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔ دورانِ تعلیم ہی ان کو جماعتی پروگراموں میں حصہ لینے کا بہت شوق تھا جو میدان عمل میں بہت مفید ثابت ہوا۔ بدّوملہی اور سرگودھا کی جماعتوں میں متعین رہے۔ دوسروں کے ہمدرد، ملنسار اور ہنس مکھ ہونے کی وجہ سے ہردلعزیز تھے۔ 1985ء میں اٹلی بھجوائے گئے لیکن ویزا کے مسائل کی وجہ سے چھ ماہ بعد پاکستان آنا پڑا۔ پھر وکالت تبشیر میں متعین ہوئے۔ 1993ء میں کینیڈا میں تقرری ہوئی جہاں وینکوور میں متعین رہے۔ مرحوم کی خلفاء سے محبت مثالی تھی۔

آپ کے والد کی وفات 1985ء میں ہوئی جبکہ والدہ کا سایہ آپ کے سر سے اُس وقت اٹھ گیا تھا جب آپ کی عمر صرف دو سال تھی۔ آپ کی شادی محترم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم صادق محمد صاحب کی بیٹی مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ سے ہوئی۔ آپ کی پانچ بیٹیاں ہیں۔

❀ ❀ ❀

بیت المقدس

یروشلم یعنی سلامتی کا شہر تین بڑے مذاہب کے پیروکاروں یعنی یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک ایک مقدّس بستی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس شہر سے بہت سے انبیاء کی یادیں وابستہ ہیں۔ یروشلم کے مشہور مقامات میں مسجد اقصیٰ، قبۃ الصخریٰ، دیوار گریہ اور قبر مسیح (جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب سے اتار کر رکھا گیا تھا) شامل ہیں۔ ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اکتوبر 2009ء میں مکرم لقمان احمد صاحب کے قلم سے یروشلم کے بارہ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جو ''اسلامی انسائیکلوپیڈیا'' کی مدد سے لکھا گیا ہے۔

اسرائیل کے دارالحکومت یروشلم کی آبادی قریباً چار لاکھ ہے۔ یہ یہودیوں کا تعلیمی اور دینی مرکز بھی ہے۔ اس کی بنیاد حضرت یعقوب اسرائیل علیہ السلام نے رکھی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں بنی اسرائیل فراعین کے ظلم سے تنگ آ کر مصر سے نکلے لیکن اپنی نافرمانی کی وجہ سے چالیس برس تک اپنے آبائی وطن فلسطین میں داخل نہ ہوسکے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے دَور میں بنی اسرائیل نے یبوسی قوم کوشکست دے کراس شہر پر قبضہ کرلیا۔ حضرت داؤدؑ کے بیٹے حضرت سلیمانؑ نے یروشلم کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے اور بہت سی تعمیرات کے علاوہ ایک عالیشان معبد کی بنیاد بھی ڈالی جسے عبرانی میں ہیکل کہتے ہیں۔ یہ 'ہیکل سلیمانی' کہلاتا ہے۔

598 قبل مسیح میں بابل کے ایک حکمران بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کرکے بہت سے یہودیوں کو قتل کردیا اور ہزاروں کو قیدی بنا کر اپنے ساتھ لے گیا اور ہیکل سلیمانی کو بھی توڑ پھوڑ دیا۔ اس کے بعد یہودی غلامی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ آخر ایران کے بادشاہ ذوالقرنین (خورس) نے بابل کی غلامی سے یہودیوں کو آزاد کروایا اور وہ دوبارہ یروشلم آ کر آباد ہو گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت یروشلم پر رومیوں کا قبضہ تھا اگرچہ یہودی اپنے فرائض کی بجاآوری میں آزاد تھے۔ پھر یہود کی وجہ سے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا تو آپؑ نے روانہ ہوتے وقت یروشلم کی جلد تباہی کی انذاری پیشگوئی فرمائی۔ چنانچہ 70ء میں قیصر روم Titus نے یہودیوں کی بغاوت کو کچلنے کے لئے یروشلم کو تباہ کردیا اور یہودیوں کا قتل عام کرکے ہزاروں کو غلام بنالیا۔ اُس نے ہیکل سلیمانی کو بھی تباہ کردیا اور اس کی جگہ اپنے دیوتا جیوپیٹر کی قربان گاہ بنادی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یروشلم پر عیسائی قابض تھے۔ آپؐ پہلے یروشلم کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے لیکن ہجرت کے سترہ ماہ بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرکے نماز پڑھنی شروع کردی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں یروشلم فتح ہوا اور حضرت عمرؓ نے وہاں جاکر مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی۔

گیارھویں صدی عیسوی میں یورپ کو بیت المقدس پر قبضے کا جنون پیدا ہوگیا اور 15 اگست 1099ء کو صلیبی لشکروں نے یروشلم میں داخل ہوکر ستر ہزار افراد کو قتل کردیا۔ اکتوبر 1187ء میں ایک عظیم کرد مسلمان فاتح سلطان صلاح الدین ایوبی نے ان صلیبی لشکروں کو بری طرح شکست دی اور یروشلم پر قبضہ کرلیا اور سلطان نے مفتوحین کے ساتھ وہ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھایا جس کی بدولت عیسائیوں نے اُنہیں ''شریف نائٹ'' کالقب دیا۔

بیسویں صدی عیسوی میں انگریزوں نے ایک بار پھر بیت المقدس پر قبضہ کرلیا اوراسے اپنی فتح عظیم قرار دیا۔ 1920ء میں صلح کانفرنس میں فلسطین پر برطانوی حکومت قائم کردی گئی اور پہلے برطانوی کمشنر سر ہربرٹ سیموئل (جو یہودی تھا) نے یہودی مہاجرین کے لئے فلسطین کے دروازے کھول دیئے۔

1948ء میں مسلح یہودیوں نے فلسطین کے وسیع علاقوں پر قبضہ کرکے اسرائیل کے نام سے ایک نئی مملکت کا اعلان کردیا جسے امریکہ اور روس نے فی الفور تسلیم کرلیا۔ چنانچہ عربوں کوفلسطین سے باہر دھکیل دیا گیا۔

❀ ❀ ❀

گینزبک آف ورلڈ ریکارڈز

گینز ورلڈ ریکارڈز کو 2000ء تک گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کہا جاتا تھا۔ ہرسال شائع ہونے والی اس کتاب میں دنیا بھر میں مانے گئے ورلڈ ریکارڈ جوکہ کوئی انسانی کارنامہ ہو یا پھر کوئی قدرت کی غیرمعمولی بات ہو ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔ یہ کتاب دنیا میں سب سے زیادہ بکنے والی کتاب کا ریکارڈ قائم کرچکی ہے۔

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اکتوبر 2009ء میں اس عالمی ریکارڈ کی تاریخ مکرم محسن بن سہیل کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

4 مئی 1951ء کو Sir Hughe Bearer جوکہ Guiness Brewery کے ڈائریکٹر تھے، ایک شوٹنگ پارٹی میں ہونے والی اس بحث میں شامل ہوئے جس کا موضوع تھا کہ دنیا کی تیزترین گیم کونسی ہے؟ اسی مباحثے میں Hughes کو احساس ہوا کہ دنیا میں کوئی بھی ایسی کتاب نہیں جوکہ ریکارڈز بنانے اور اُن کے توڑنے کی تاریخ پیش کرتی ہو۔ چنانچہ Guiness کے ایک ملازم نے اُن کے اس خیال کو عملی جامہ پہنایا اور دو جڑواں بھائیوں (جن کی لندن میں Fact Finding Agency تھی) کو یہ کام سونپا گیا۔ اُن کی کاوش سے 1954ء میں ریکارڈز کی پہلی کتاب ایک ہزار کی تعداد میں طبع ہوکر فروخت ہوئی۔

اس کتاب کے جدید ایڈیشن میں مختلف دلچسپ مقابلوں کے علاوہ قدرت کے عجیب مناظر کو بھی ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دنیا کا سب سے زہریلا پودا، سب سے چھوٹا دریا، سب سے زیادہ چلنے والا ڈرامہ اور اسی طرح کے سینکڑوں ریکارڈ شامل اشاعت کئے جاتے ہیں۔ ہر سال 9 نومبر کو انٹرنیشنل گینز ورلڈ ڈے منایا جاتا ہے تاکہ نئے ریکارڈ بنانے اور پرانے ریکارڈوں کو توڑنے کا جذبہ اجاگر ہو۔ تاہم تمام ایسے ریکارڈز جو کسی بھی جاندار کے لئے خطرناک ثابت ہوں، انہیں اس کتاب میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ دنیا کی سب سے وزنی بلّی کے مقابلہ کے لئے بلیوں کے مالکان نے اپنی بلیوں کو مضرصحت اشیاء کھلا کر موٹا کرنا شروع کردیا تھا۔ اسی طرح تلوار کو نگلنے اور سڑکوں پر تیز رفتاری جیسے ریکارڈز بھی اس میں شامل نہیں کئے جاتے۔ 1976ء میں گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ میوزیم بھی کھولا گیا تھا جس میں دنیا کے سب سے لمبے انسان اور سب سے لمبے کینچوے کا مجسمہ رکھا گیا۔ اس کے علاوہ اس میوزیم میں تلوار نگلنے والے شخص کا X-ray، بادلوں کی بجلی کا نشانہ بننے والے انسان کی ٹوپی جو کہ بار بار بجلی گرنے کی وجہ سے سوراخوں سے بھرچکی ہے، نیز گولف کے ایسے جوتے جن میں قیمتی ہیرے جڑے ہوئے ہیں، بھی اس میوزیم کا حصہ ہیں۔

❀ ❀ ❀

اعزاز

مکرم صابر ظفر صاحب کو لٹریچر (شاعری) میں نمایاں کارکردگی پر 14 اگست 2009ء کو (یومِ آزادی پاکستان کے موقعہ پر) تمغۂ امتیاز سے نوازا گیا۔

❀ ❀ ❀

> روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26 مئی 2009ء میں شامل اشاعت مکرم ناصر سید صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:
>
> حسین دَور ہے یہ دَور ہے خلافت کا
> چراغ لے کے چلے ہم تری اطاعت کا
> کسی بھی بادِ مخالف کا خوف ہم کو نہیں
> ہماری پُشت پہ ہے ہاتھ اک امامت کا
> وہی بہار ہے ہر ایک آشیانے کی
> وہی مدار ہے ہر ایک دل کی چاہت کا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

8th June 2012 – 16th June 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 8th June 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Huzoor's Tours: tour of England
02:45	Japanese Service
03:10	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 20th December 1995
04:25	Aaina
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 11th February 1997
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Huzoor's Tours: tour of Denmark
07:55	Siraiki Service
08:45	Rah-e-Huda: rec. on 26th May 2012
10:15	Indonesian Service
11:15	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:45	Tilawat
14:00	Yassarnal Qur'an [R]
14:35	Bengali Service
15:40	Roohani Khazaa'in Quiz
16:05	Muslim Scientists
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:25	Huzoor's Tours [R]
19:30	Beacon of Truth
20:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 9th June 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Huzoor's Tours: tour of Denmark
02:15	Friday Sermon: rec. on 8th June 2012
03:25	Rah-e-Huda: rec. on 26th May 2012
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 12th February 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Al-Tarteel
06:50	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Gah on 26th June 2010
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Islamic stories for children
08:50	Question and Answer Session: recorded on 8th July 1995. Part 2
09:40	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon [R]
12:00	Tilawat
12:15	Story Time [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bengali Service
15:10	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Germany [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Sunday 10th June 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Gah on 26th June 2010
02:25	Story Time
02:50	Friday Sermon: rec. on 8th June 2012
04:05	Spotlight
04:50	Liqa Ma'al Arab: rec. on 17th December 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20	Yassarnal Qur'an
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class
08:00	Faith Matters
09:00	Question and Answer Session: recorded on 3rd March 1996. Part 2
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 2nd September 2011
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:05	Bengali Service
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor
16:15	Roohani Khazaa'in Quiz
16:45	Muslim Scientist
17:00	Kids Time
17:40	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:25	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
19:30	Real Talk
20:30	The Honey Bee
21:05	Hisory of Fazl Mosque
21:50	Friday Sermon [R]
23:00	Question and Answer Session [R]

Monday 11th June 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40	Yassarnal Qur'an
01:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class
02:00	The Honey Bee
02:35	Friday Sermon: rec. on 8th June 2012
03:50	Real Talk
04:50	Liqa Ma'al Arab: rec. on 18th February 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tours: tour of Denmark
08:00	International Jama'at News
08:30	Muslim Scientist
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat. Recorded on 6th April 1998
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 23rd March 2012
11:00	Moshaa'irah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: rec. on 25th August 2006
14:00	Bengali Service
15:05	Peace Symposium [R]
16:10	Rah-e-Huda: rec. on 26th May 2012
17:40	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tour [R]
19:10	Muslim Scientist [R]
19:25	MTA Variety
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 12th June 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:30	Insight: recent news in the field of science
00:40	Al-Tarteel
01:10	Huzoor's Tour: tour of Nigeria
02:05	Kids Time
02:40	Friday Sermon: rec. on 25th August 2006
03:40	MTA Variety
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 19th February 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Gah on 26th June 2010
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Land of the Long White Cloud
09:00	Question and Answer Session: recorded on 3rd March 1996. Part 2
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 17th June 2011
12:10	Tilawat & Insight
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bengali Service
15:00	Mosha'irah
15:50	Guftugu: discussion on historic Ahmadi events
16:20	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:50	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Germany [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 8th June 2012
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Guftugu [R]
21:30	Land of the Long White Cloud [R]
22:15	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 13th June 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Jalsa Salana Germany: an address delivered by Huzoor from the ladies' Gah on 26th June 2010
02:20	Le Francais C'est Facile
03:00	Land of the Long White Cloud
03:30	Guftugu
04:10	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 24th February 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
06:50	Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor, on 27th June 2010
08:00	Real Talk
09:05	Question and Answer Session: recorded on 8th July 1995. Part 2
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e- Malfoozat
12:30	Al-Tarteel
12:50	Friday Sermon: rec. on 25th August 2006
12:00	Bengali Service
15:00	Fiq'ahi Masa'il
15:40	Kids Time
16:15	Faith Matters
17:10	Dua-e-Mustaja'ab
17:40	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:25	Jalsa Salana Germany [R]
19:30	Real Talk [R]
20:40	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:15	Kids Time [R]
21:50	Dua-e—Mustaja'ab [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:25	Intikhab-e-Sukhan: rec. on 26th May 2012

Thursday 14th June 2012

00:20	MTA World News
00:40	Tilawat
00:45	Al-Tarteel
01:10	Jalsa Salana Germany: concluding address delivered by Huzoor, on 27th June 2010
02:15	Fiq'ahi Masa'il
02:55	Moshaa'irah
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 25th February 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: tour of Denmark
08:00	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class: rec. on 21st December 1995
10:00	Indonesian Service
11:05	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'anz
13:00	Beacon of Truth [R]
14:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 8th June 2012
14:50	Aaina
15:20	Intikhan-e-Sukhan: rec. on 26th May 2012
16:25	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:15	Huzoor's Tours [R]
19:35	Faith Matters
20:35	Qur'an Sab Se Acha
21:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:15	Aaina [R]
23:00	Beacon of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 01 June, 2012 | Issue No. 22

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ فروری 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(قسط نمبر6)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''یادرکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بدنہیں ہوا کرتا اس کا وعدہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ (سورۃ المجادلۃ:22) بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی کیونکہ دنیا دنیا سے مل جاتی ہے۔لیکن جسے **خدا برگزیدہ کرے اس کی مخالفت ہونی ضروری ہے۔سچے کے ساتھ ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں اور عقلمند لوگ جان جاتے ہیں کہ اگر یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اتنی مخالفت پر کیسے کامیاب ہوتا۔''**

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 620 ایڈیشن 2003ء)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصولہ Persecution Report بابت ماہ فروری 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

ربوہ شہر میں مولویوں کو اشتعال پھیلانے کی کھلی چھٹی

ربوہ،5فروری: ماضی کے تلخ تجربات کے پیش نظر امسال بھی جماعت احمدیہ کے مرکزی دفتر نے متعلقہ انتظامیہ سے تحریراً درخواست کی تھی کہ مولویوں کو ربوہ شہر میں 12/ ربیع الاول کے مجوزہ جلوس منعقد کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ فسادی مولوی نے اس مقدس دن کو بھی جماعت احمدیہ کے اکابرین کے خلاف اپنا اندرونی خبث اور غلاظت ظاہر کرنے اور امن وامان کی بجائے فتنہ وفساد اور اشتعال کو ہوا دینے کا ذریعہ بنالیا ہے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ امسال بھی سرکاری انتظامیہ نے مولوی کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور مولوی کو فساد پھیلانے کا پروانہ تھما دیا اور اس طرح حکمران بھی مقامی احمدی آبادی کے مذہبی جذبات مجروح کرنے اور نفرت کے پرچار کی اس مہم میں حصہ دار بن گئے۔اس واردات کی کچھ تفصیل ذیل میں درج کی جارہی ہے:

یہ کانفرنس ربوہ کے پہلو میں دن 10 بجے کوٹ وساوا میں شروع ہوئی جس میں گردونواح سے تقریباً 3000 شامل ہوئے۔یہاں مقررین نے شرکاء کے سامنے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرنے کی بجائے زیادہ تر جماعت احمدیہ کو ہی تنقید کا ہدف بنائے رکھا۔یہ اجتماع دو پہر اڑھائی بجے اختتام پذیر ہوا۔تب یہ سب دیہاتی ایک جلوس کی شکل میں ربوہ کی مرکزی شاہراہیں استعمال کرتے ہوئے اقصیٰ چوک سے گزر کر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے مرکزی دفتر'' ایوان محمود'' کے باہر جمع ہوئے۔یہاں مولوی کفیل بخاری، محمد مغیرہ، عبداللطیف خالد چیمہ اور عطاء المہیمن بخاری نے احمدیوں کے خلاف اپنی روائتی نہایت بازاری اور نامناسب تقاریر کیں جس کے بعد شرپسندوں کا یہ مجمع دن پانچ بجے بس اڈے پر منتشر ہوا۔الغرض پنجاب کے حکمرانوں کی پشت پناہی سے مولوی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بھی احمدیوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے میں کامیاب وکامران ٹھہرے اور بلا جواز پورے شہر کا انتظام معطل کئے رکھا۔عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ تو درکنار یہ ظالم لوگ اس نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ارشادات کے بالکل متضاد عمل پر کاربند نظر آئے اور فرقہ واریت اور اشتعال انگیزی کی راہیں اپنائیں۔اہلیان ربوہ نے خود حفاظتی کے اصول پر یہ دن ان فسادی مولویوں سے چھپتے چھپاتے گزارا۔

پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں احمدیت کی دن بدن بڑھتی مخالفت

۞...... **شیزان فیکٹری، لاہور3فروری:** نماز جمعہ کے وقت دو مولوی شیزان فیکٹری کے مرکزی گیٹ پر آن وارد ہوئے اور سیکیورٹی گارڈ سے گیٹ کھولنے کا مطالبہ کیا اور ظاہر کیا کہ وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کرنے اور مربی صاحب سے ملنے آئے ہیں۔

لیکن گارڈ کے پرزور اصرار کے باوجود انہیں اندر داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔لیکن وہ نہ ٹلے جس پر سکیورٹی ایڈوائزر نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ جا کر رازداری سے ان مولویوں کا اصل مقصد معلوم کرنے کی کوشش کرے۔اس آدمی نے سنا کہ یہ مولوی کسی کو موبائل فون پر کہہ رہا تھا کہ'' اس دفعہ تو مربی بچ گیا ہے۔اگلی دفعہ دیکھ لیں گے۔''

۞...... **باٹاپور، لاہور۔5فروری:** بارہ ربیع الاول کے حوالہ سے'' مسجد تاجدار الانبیاء'' میں کانفرنس منعقد کی گئی جس میں تحریک ختم نبوت کے ایک مولوی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔اس شیطان نے سامعین کے سامنے جماعت احمدیہ کے خلاف بدزبانی کی اور ان کے قتل کی کھلم کھلا دعوت عام دی۔کہا:'' کیا ہم قایانیوں، مرزائیوں کو چاقو سے قتل نہیں کر سکتے ہیں؟ خنجر سے؟ گولی سے؟ کیا ہم ممتاز قادری کی راہ نہیں اپنا سکتے ہیں؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موت قبول نہیں کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان قادیانیوں کو قتل کر کے موت کو گلے نہیں لگا سکتے ہیں؟''

جس وقت اس مولوی کی طرف سے مسجد کے منبر سے احمدیوں کے قتل عام کی دعوت عام دی جارہی تھی تب مسجد سے باہر آتشی اسلحہ سے لیس محافظ موجود تھے۔

۞......جہمان۔10فروری: گزشتہ تقریباً تین ہفتوں سے مقامی مسجد کا مولوی نماز جمعہ سے قبل خطبات میں عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلانے والی تقاریر کر رہا ہے۔اس نے کہا ہے کہ'' قادیانیوں، مرزائیوں کے ساتھ کسی بھی قسم کی تجارت اور لین دین حرام ہے اور ان سے معاملہ کرنے والا خود کافر بن جاتا ہے۔اور جو بھی احمدیوں سے کوئی سماجی رابطہ رکھتا ہے اس کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔''

جب مسجد کے منبر سے مولوی حضرات احمدیوں کے خلاف زہرافشانی کی روش اپنالیں تو مقامی لوگوں کا احمدیت دشمنی پر کمربستہ ہونا لازمی نتیجہ ہے۔

۞...... **مسلم پارک، سنگھ پورہ۔لاہور، 24 جنوری:** مقامی مسجد میں ایک کانفرنس بعنوان'' ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت'' منعقد کی گئی۔جس میں صرف دیوبندیوں نے شرکت کی۔اس کانفرنس کی تشہیر کے لئے مطبوعہ اوراق تقسیم کئے گئے۔اس علاقہ کے دو کانداروں نے بطور نمونہ اور یاددہانی یہ اوراق دوکانوں میں سجا کر رکھے۔

۞...... **سول لائنز، 27 جنوری:** یہاں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔گلی محلوں میں بڑے بڑے بل بورڈوں پر لکھ کر اس کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔شیطانوں کے اس اجتماع کے موقع پر تمام مقامی احمدیوں کے جماعتی انتظامیہ کی طرف سے موقع سے دور رہنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

۞...... **ڈیفنس، لاہور، 5فروری:** ایک موٹر سائیکل پر سوار دو مولویوں نے مقامی مسجد میں گھسنے کی کوشش کی۔جسے ڈیوٹی پر موجود گارڈ نے ناکام بنادیا۔جس پر ان شریروں نے بہانہ کیا کہ وہ غلطی سے موڑ کاٹ کر مسجد میں پہنچ گئے تھے۔ناکامی پر یہ دونوں واپس مڑے اور سڑک کنارے پھر رک گئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موٹر سائیکل میں تیل ختم ہو گیا ہو۔قریبی پمپ سے ٹینکی بھروا کر یہ دونوں رفو چکر ہو گئے۔ دونوں مولویوں نے داڑھی رکھی ہوئی تھی اور موٹر سائیکل پر'' ختم نبوت'' کا سٹیکر بھی چسپاں تھا۔

۞...... **علامہ اقبال ٹاؤن، 9فروری:** مکرم عارف تنویر صاحب کی رہائش گاہ پر تقریباً ایک درجن مولویوں کا مجمع جمع ہوا اور سخت بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ گھر سے باہر ٹائلوں پر لکھی ہوئی'' بسم اللہ'' اور'' ماشاءاللہ'' ختم کی جائی۔اور اپنے ذاتی قانون کے مطابق فیصلہ سنایا کہ کسی احمدی کا قرآن کریم کا استعمال پاکستان میں'' غیر قانونی'' ہے نیز چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر یہ ٹائلوں ہٹالو ورنہ نتائج کے خود ذمہ دار ہو گے۔

نیز کہا'' ہمارے نوجوانوں کو تمہارے گھر پر بسم اللہ اور ماشاءاللہ لکھا ہونا بالکل بھی برداشت نہیں ہے۔'' اگلی بار آنے کی دھمکی دے کر یہ'' حامیان اسلام'' روانہ ہو گئے۔

مکرم عارف تنویر صاحب نے فیصلہ کیا کہ شریر کو شرارت اور فساد کا موقع ہی نہیں دینا چاہئے اور وہ ٹائلیں ہٹا دی ہیں۔

(باقی آئندہ)

کایا شہر (بورکینا فاسو) میں تین روزہ احمدیہ بکسٹال

(رپورٹ: حامد مقصود عاطف۔مبلغ سلسلہ)

مورخہ 9,10,11 مارچ 2012ء کو شہر کی انتظامیہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد کایا شہر میں ایک بکسٹال لگایا گیا۔

8 مارچ کی شام کو سٹال کی تنصیب کر کے مختلف آرائشی لائٹس اور بینرز کے ساتھ جن میں کلمہ طیبہ کے علاوہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے بینرز نمایاں تھے سٹال کو سجایا گیا۔نیز جماعتی خدمات اور ترقیات پر مشتمل تصویری چارٹس بھی آویزاں کئے گئے۔ اور اگلے روز صبح 8 بجے دعا کے ساتھ اس کا آغاز کر دیا گیا۔ اس سے قبل مقامی ریڈیو کے ذریعہ اعلان کے علاوہ مختلف اہم مقامات پر اشتہارات چسپاں کئے گئے نیز مختلف مذہبی، سیاسی، اور حکومتی شخصیات کو انفرادی طور پر دعوت نامے بھی ارسال کئے گئے۔

کتب کی اس نمائش کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔پہلے حصہ میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم رکھے گئے تھے۔ دوسرے حصہ میں سادہ قرآن کریم، نماز باترجمہ، قاعدہ یسرنا القرآن کے علاوہ فرنچ زبان میں مہیا دیگر کتب رکھی گئی تھیں۔تیسرے حصہ میں عربی کتب موجود تھیں جن میں زیادہ اہم تفسیر کبیر کا عربی ترجمہ، القول الصریح، رسالہ التقوی، معتقدات الجماعۃ، تکریم المسیح الناصری وغیرہ کتب شامل تھیں۔چوتھے حصہ میں تبلیغی اور اختلافی مسائل پر مشتمل 5 مختلف پمفلٹس رکھے گئے تھے جو آنے والے ہر مہمان کی خدمت میں تحفۃً پیش کئے جاتے رہے۔

اس کے علاوہ نمائش کے ایک حصہ میں آنے والے حضرات کی طرف سے پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات دینے کا بھی انتظام تھا۔اور اس حصہ میں مسلسل گہما گہمی رہی۔نمائش کے دوران مختلف مسلمان فرقوں کے اور دیگر مذاہب کے علماء اور نمائندگان کے ساتھ متعدد مرتبہ سوال و جواب کے سیشن ہوئے۔تمام سوالات کے جوابات نہایت ہی سکون اور محبت سے دیئے جاتے رہے۔

اس کے ساتھ ساتھ مختلف تربیتی اور اختلافی مسائل پر مشتمل آڈیو اور وڈیو CD بھی مہیا کی گئی تھیں۔

اس نمائش کا مقصد جماعت احمدیہ کا تعارف، مقاصد، خدمات اور ترقیات کو پیش کرنا تھا۔جس میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی اور ایک اندازے کے مطابق قریبا 1100 افراد نے سٹال کو visit کیا۔اور 1200 فرانک مالیت کی کتب فروخت ہوئیں نیز 2500 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے ان میں برکت ڈالے اور یہاں کے عوام کے دلوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے بھر دے۔آمین ثم آمین۔

۞۞۞۞۞۞